اسلامیات نوٹس

BS (CS)

BS (IT)

1st Semester 2020

مرتب کردہ:	نظر ثانی:
مولانا معاذ عزیز	[illegible] الحق صاحب
لیکچرار اسلامیات	[illegible] ار اسلامیات
BS CS / IT	BS CS / IT
IBMS	IBMS

THE UNIVERSITY OF AGRICULTURE

PESHAWAR

اسلامیات

پہلا حصہ: قرآن

- اسلام کے بنیادی عقائد
- تعارف قرآن
- عبادات
- حقوق العباد
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر
- حقوق نسواں
- کسب حلال
- مومنین کے اوصاف

دوسرا حصہ: حدیث

- حصہ حدیث
- تعارف حدیث
- چند منتخب احادیث

تیسرا حصہ: تاریخ و سیرت

- قبل از نبوت عربوں کے حالات
- آپ ﷺ کی ولادت باسعادت
- بچپن اور جوانی کے حالات
- نبوت
- مکی دورے کے حالات
- مدنی دور کے حالات و واقعات
- غزوات

اسلام کے بنیادی عقائد

سوال نمبر۱: عقیدہ کی لفظی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

جواب: **لفظی معنی:** عقیدہ عقد سے نکلا ہے۔ اس کا معنی ہے گروہ / بند یا عہد و پیمان کرنا، باندھنا وغیرہ جیسے عقد نکاح، عقد بیع اور عقد صلح

لفظی اعتبار سے یہ ہر اس باندھی ہوئی چیز کو کہا جاتا ہے جو آسانی سے نہ کھل سکے۔

اصطلاحی معنی: انسان کے وہ پختہ، مضبوط اور اٹل نظریات جن پر وہ مضبوطی سے قائم ہو۔ اور وہ انہیں کسی حالت میں آسانی سے بدلنے کے لئے تیار نہ ہو۔ عقیدہ کہلاتا ہے۔

سوال نمبر۲: عقیدہ کی اہمیت پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: عقائد و نظریات انسانی زندگی میں ربط و ڈسپلن پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک صالح معاشرے کا قیام اور اخروی فلاح درست عقائد و نظریات کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے اسلام عقائد و نظریات کی درستگی پر زور دیتا ہے۔

سوال نمبر۳: عقیدہ کی ایک مثال سے وضاحت کریں۔

جواب: عقیدہ کی مثال ایک صحت مند بیج کی سی ہے۔ جو تندرست و توانا پودا اگاتا ہے اور ناقص بیج توانا پودا اگانے کے قابل نہیں ہوتا۔ اسی طرح ناقص عقائد و نظریات بھی دنیوی خوشحالی، امن و سکون اور اخروی نجات کا باعث نہیں ہو سکتے۔

سوال نمبر۴: اسلام کے بنیادی عقائد بیان کریں۔

جواب: اسلام کے بنیادی عقائد درج ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ۲۔ فرشتوں پر ایمان ۳۔ آسمانی کتابوں پر ایمان

۴۔ رسولوں پر ایمان ۵۔ یوم آخرت پر ایمان ۶۔ تقدیر پر ایمان

۷۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان

سوال نمبر۵: عقیدہ توحید کی وضاحت کریں۔ اور ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: توحید کے معنی ایک ماننا، الگ کرنا اور یکتا ماننا اور اصطلاح میں توحید کے معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ذات وصفات اور عبادت کے اعتبار سے ایک ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ''وہ تمہارا معبود ایک معبود ہے''۔

سوال نمبر۶: توحید فی الذات اور توحید فی الصفات کی وضاحت کریں۔

جواب: توحید فی الذات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات کے اعتبار سے ایک ہے اور کوئی اس ک ساتھ ذات میں شریک نہیں ہے۔ جس طرح قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ: ک دو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔

توحید فی الصفات: توحید فی الصفات کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ذات کے اعتبار سے یکتا ہے اسی طرح صفات میں بھی یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے صفات میں کسی دوسرے ک شریک نہ کرنا توحید فی الصفات کہلاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ''اور معبود تمہارا معبود یکتا ہے۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اس کے اور وہ نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے''۔

سوال نمبر۷: توحید فی العبادت کی وضاحت کریں۔

جواب: توحید فی العبادۃ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عبادتوں میں ایک ماننا یعنی جو بھی عبادت کرے صرف اللہ کے لئے کرے۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، نذر، صدقہ، مدد مانگنا، فریاد کرنا یہ تمام چیزیں اللہ کے لئے ہو ان عبادتوں میں کسی مخلوق کو شریک نہ کی جائے۔

سوال نمبر۸: عقیدہ رسالت کیا ہے؟

جواب: رسول کے لفظی معنی ہے پیغام پہنچانے والا رسالت کے معنی ہے پیغام پہنچانا عقیدہ رسالت کا مطلب ہے تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی طرف پیغام پہنچانے آئیں ہیں۔ اول آدم علیہ السلام اور آخر میں حضرت محمد ﷺ ہے۔

سوال نمبر۹: نبی اور رسول میں فرق واضح کریں۔

جواب: نبی عام ہوتا ہے اور رسول خاص، نبی کے پاس جدید شریعت کا ہونا لازمی نہیں اور رسول کے پاس جدید شریعت ہوتی ہے۔ یا نئے قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ اور ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے۔ اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

سوال نمبر۱۰: اطاعت رسول ﷺ کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اور تمہیں رسول اللہ ﷺ جو عطا فرمائیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے تم باز رہو۔ اور تم اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے (الحشر)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو (النساء: 59)

اگر تم مؤمن ہو تو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو (الانفال: 1)

سوال نمبر۱۱: عقیدہ رسالت کی اہمیت کیا ہے اس کے بارے میں آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: انسان ہر وقت ایک امانت دار صداقت دار لیڈر کا محتاج ہوتا ہے۔ اس کے بغیر انسانی معاشرہ درست نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ نے انسانی رہنمائی کے لئے مخصوص وقت میں مخصوص لوگوں کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

عقیدہ رسالت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ:

کسی آدمی کے لئے (یہ شان) نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب اور حکمت، اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ تم اللہ کے بجائے میرے بندے ہو جاؤ (آل عمران)

سوال نمبر۱۲: عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدہ آخرت سے مراد اس دنیاوی ایام کے بعد ایک دن آئے گا اس میں اللہ جل شانہ اپنے بندوں کے ساتھ حساب کتاب کرے گا۔ آخرت کے مختلف نام ہیں۔ یوم القیامۃ، یوم الساعۃ، یوم الحسرۃ، یوم الدین۔

سوال نمبر۱۳: آخرت کا لفظی معنی کیا ہے؟

جواب: سب سے اخیر میں آنے والا۔ یہ دنیاوی ایام کے بعد سب سے اخیر میں آئیں گی۔

سوال نمبر ۲۰: آخرت کے ثبوت پر ایک قرآنی آیت لکھیں۔

جواب: کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اس کی ہڈیوں کو ہم اکٹھے نہیں کریں گے، ہاں! ہم قادر ہیں پھر سے جوڑ کر بنانے پر (القیامۃ)

سوال نمبر ۲۱: عقیدہ آخرت کے بارے میں قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کو بدلہ دے کر نہیں چھوڑا سکتا۔ (البقرۃ: 47)

اس دن ایسی نفسا نفسی کی کیفیت ہوگی کہ آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں، اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا۔ (عبس: 34 تا 37)

تعارف قرآن

سوال نمبر ۲۲: قرآن پاک کی تعریف کریں۔

جواب: قرآن کے معنی تلاوت کیا ہوا، پڑھا گیا اور سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اور اصطلاح میں قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو کہ حضور ﷺ پر عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ مصاحف میں لکھا گیا ہے اور نقل متواترہ کے ساتھ بغیر شبہ کے ہم تک پہنچی ہے۔

سوال نمبر ۲۳: فضائل قرآن پر نوٹ لکھیں۔

جواب: قرآن مجید کے فضائل بہت سی آیات و احادیث میں مذکور ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام نصیحت آچکا ہے جو دلوں کی بیماریوں کا علاج اور مومنوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”خیر کم من تعلم القرآن و علمہ“

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

قرآن پاک کا پڑھنا باعث اجر و ثواب ہے۔ ایک حرف پر اللہ تعالیٰ انسان کو دس نیکیاں دیتا ہے تو گویا صرف ”الم“ پر اللہ تعالیٰ انسان کو تیس (۳۰) نیکیاں دیتا ہے۔

سوال نمبر ۲۴: نزول قرآن کی وضاحت کریں۔

جواب: نزول قرآن کا مطلب ہے قرآن پاک کا نازل ہونا اور یہ نزول دو طرح کا ہے۔

ا۔ نزول دفعی ۲۔ نزول تدریجی

ا۔ **نزول دفعی:** قرآن پاک لوح محفوظ میں لکھا ہوا تھا پھر رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات پورے کا پورا قرآن لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان پر نازل ہوا۔

۲۔ **نزول تدریجی:** اس کا مطلب ہے۔ آہستہ آہستہ قرآن کا نازل ہونا۔ اور یہ پھر دنیاوی آسمان سے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور فیصلے کے مطابق اس کا نزول حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر شروع ہوا۔ اور یہ تقریباً 22 سال 5 ماہ اور 14 دنوں میں مکمل ہوا۔

سوال نمبر ۲۵: مکی اور مدنی سورتوں کی تعریف لکھیں اور دونوں کے درمیان فرق واضح کریں۔

جواب: **مکی سورتیں:** جمہور مفسرین کے نزدیک مکی سورتوں سے مراد وہ سورتیں ہیں۔ جو ہجرت نبوی سے پہلے مکی دور میں نازل ہوئیں خواہ وہ حدود مکہ سے باہر ہی نازل ہوئی ہوں

مدنی سورتیں: مدنی سورتوں سے مراد وہ سورتیں ہیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہو خواہ وہ مدینہ میں ہو یا حدود مدینہ سے باہر ہو مدنی سورتیں کہلاتی ہے۔

مکی اور مدنی سورتوں کے درمیان فرق:

ا۔ مکی سورتیں بالعموم مختصر ہیں اور مدنی سورتیں عموماً طویل ہیں۔

۲۔ مکی سورتوں میں خطاب اکثر "یآایھا الناس" یعنی اے لوگو! کے الفاظ سے ہیں اور مدنی سورتوں میں عام طور پر خطاب "یآ ایھا الذین امنوا" یعنی اے ایمان والو! کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔

۳۔ مکی سورتوں کا تعلق زیادہ تر ایمان و عقائد سے ہے ان میں ایمان والوں کے لئے جنت کی بشارتیں ہیں اور منکرین کو دوزخ کا خوف دلایا گیا ہے۔ جب کہ مدنی سورتوں میں شرعی احکام اور حدود وغیرہ کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

سوال نمبر ۲۶: حفاظت قرآن پر نوٹ لکھیں۔

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونی والی آخری کتاب ہدایت ہے قرآن کی اس امتیازی شان کے پیش نظر ضروری تھا کہ اس کی حفاظت اور بقاء کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون'' ترجمہ: بے شک ہم ہی نے قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حفاظت قرآن کے دو طریقے:

۱۔ **صدری حفاظت / حفظ قرآن:** قرآن پاک کو یاد کرنا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے آسان کر دیا ہے۔ چنانچہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی قرآن پاک کو یاد کر سکتا ہے عہد نبوت میں قرآن کی حفاظت کے لئے زیادہ زور حفظ و یاداشت پر دیا جاتا۔ اور قرآن کا جتنا حصہ نازل ہوتا صحابہ کرامؓ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ کرتے۔

۲۔ **کتابی حفاظت / کتابت قرآن:** ظہور اسلام سے قبل عرب میں لکھنے کا رواج عام نہ تھا۔ یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ نزول قرآن سے کچھ عرصہ قبل عرب لکھنے لکھانے کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ بعت نبوی ﷺ کے وقت مکہ مکرمہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو لکھنے کے فن سے واقف تھے۔ اور حضور ﷺ کے حکم سے وہ قرآن کو لکھتے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی کتابت کا بھی ابتدا ہی سے بندوبست فرمایا۔

عبادات

سوال نمبر۲۷: عبادات کی تعریف کیجئے۔

جواب: عبادات جمع ہے عبادۃ کا عبادۃ کی معنی ہیں غلامی اور بندگی عربی زبان میں عبد کہتے ہیں غلام کو جیسے عبد اللہ اللہ کا غلام عبادات کا اطلاق کبھی کبھی معاملات پر ہوتا ہے۔ لیکن فقہاء اسلام نے عبادات کے لئے الگ اور معاملات کے لئے الگ باب رکھے ہے۔

سوال نمبر۲۸: نماز کی فرضیت و اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: نماز اسلام کی پہلی عبادت اور دوسرا رکن ہے نماز قبل الجھرۃ معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ نماز قدیم فارسی زبان کا لفظ ہے اس وقت کسی جسمانی عبادت کا نام تھا، لیکن اسلام میں نماز اس عبادت کا منافی نہیں۔ نماز کو عربی زبان میں صلاۃ کہتے ہیں۔ صلاۃ کا اطلاق مغفرت، دعا استغفار پر بھی ہوتا ہے۔

نماز یا صلاۃ اسلام میں ایک مقررہ طریقے کے ساتھ عبادت کا نام ہے جو کہ اعضاء مخصوصہ کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔

نماز تمام مذاہب کا جز رہی۔ قرآن کریم میں بیان ہوا کہ توحید خالص، نماز اور زکوۃ ہمیشہ دین برحق کا شعار رہا ہے اسی طرح پہلی امتوں کے نیک لوگوں کی خوبیوں میں ان کا پابند نماز ہونے کا ذکر بھی قرآن کریم میں کئی جگہ پر آیا ہے۔

سوال نمبر۲۹: نماز کے فرائض لکھیں۔

جواب: نمام کے کل تیرا(13) فرائض ہیں۔

جو نماز سے باہر ہے وہ شرائط کہلاتے ہیں اور وہ سات ہیں اور جو نماز کے اندر ہے وہ ارکان کہلاتے ہیں اور وہ چھ ہیں۔

شرائط:

۱۔ بدن کا پاک ہونا ۲۔ کپڑے کا پاک ہونا ۳۔ ستر عورت چھپانا

۴۔ جگہ کا پاک ہونا ۵۔ قبلہ رخ ہونا ۶۔ وقت کی پہچان

۷۔ نیت کرنا

ارکان:

۱۔ تکبیر تحریمہ ۲۔ قیام ۳۔ قرأت

۴۔ رکوع ۵۔ سجدہ ۶۔ آخری قعدہ

سوال نمبر۳۰: زکوۃ کا مفہوم اور اس کے شرعی احکامات بیان کیجئے۔

جواب: زکوۃ لغت میں پھلنے پھولنے اور بڑھنے کو کہتے ہیں اور زیادتی کے معنی اور پاک ہونے کے معنی میں بھی آتی ہے۔ اصطلاح میں زکوۃ ایک مالی عبادت ہے جس میں شریعت نے مال کی مقدار، زکوۃ کی شرح اور اس کے مصارف کا تعین کر دیا ہے۔ زکوۃ کے لئے قرآن کریم میں صدقہ کا لفظ استعمال ہوا ہے صدقہ کا لفظی تعلق صدق (سچ) سے ہے اور صدقہ اس مال

کو کہتے ہیں جو کسی کو ثواب کا کام سمجھ کر دیا جائے۔ صدقہ اس کو بھی کہتے ہیں کہ مالک اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عبودیت اور اقرار بندگی کو سچا ثابت کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳۱: زکوۃ کی فرضیت کے شرائط کیا ہیں؟

جواب: زکوۃ کی فرضیت کے شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ آزاد ہونا ۲۔ عاقل ہونا ۳۔ بالغ ہونا ۴۔ مسلمان ہونا

۵۔ صاحب نصاب ہونا ۶۔مال پر سال گزر جانا

جب یہ شرائط پائے جائیں تو ایک شخص پر زکوۃ فرض ہو گی۔

سوال نمبر ۳۲: مصارف زکوۃ کتنے ہیں وضاحت کریں۔

جواب: مصارف زکوۃ کل آٹھ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ فقرا ۲۔ مساکین ۳۔ عاملین (زکوۃ جمع کرنے والے)

۴۔ غارمین (قرض دار) ۵۔ فی سبیل اللہ ۶۔ ابن سبیل (مسافر)

۷۔ وہ غلام جس کا مالک کے ساتھ معاہدہ ہوا ہو ۸۔ نو مسلم

سوال نمبر ۳۳: صوم (روزے) کا لفظی اور اصطلاحی تعریف کریں۔

جواب: صوم امساک سے ہے اور اس کا مطلب ہے۔ اپنے آپ کو روکنا اور منع کرنا۔

اور اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک اپنے آپ کو کھانے پینے اور نفسانی خواہش سے روکنے کا نام روزہ ہے۔

سوال نمبر ۳۴: روزے کی فرضیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: روزے کی فرضیت 2 ہجری ہے اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: فرض کر دیئے ہیں تم لوگوں پر روزے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کر دیئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

سوال نمبر ۳۵: روزے کی اہمیت بیان کیجئے اس کی قسمیں اور شرعی احکامات کیا ہیں۔

جواب: روزے کی تجلی اور اس کا سایا بازاروں میں گلیوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں مؤمن گناہوں سے پاک ہونے کی کوشش میں ہوتا ہے روزے کی مختلف قسمیں ہیں فرض، واجب، سنت اور فرض روزے رمضان المبارک ہیں۔ واجب کفارے کی یا نذر ماننے کی اور پیر، جمعرات، جمعہ کو روزہ رکھنا، ایام بیض میں روزے رکھنا اور محرم کے دن روزہ اور عید الفطر کے بعد ۶ روزے رکھنا سنت ہے۔

سوال نمبر ۳۶: حج کی لغوی اور اصطلاحی معنی اور اس کی ضروری تفصیلات قلمبند کیجئے۔

جواب: لغت میں حج کے معنی ہے زیارت کرنا، قصد کرنا، سال اور موسم کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ اصطلاح میں بیت اللہ شریف کا زیارت کرنے کو کہتے ہیں۔ بآلفاظ دیگر سال کے مخصوص ایام میں مناسک ادا کرنے کے لئے بیت اللہ شریف کی زیارت کو کہتے ہیں۔

حج کے تین فرائض: احرام، طواف مع سعی، وقوف عرفہ

واجبات: قربانی، میقات سے احرام باندھنا احرام میں رہنا وغیرہ

حج کی قسمیں: (۱) حج تمتع (۲) حج قرآن (۳) حج افراد

حج 8 ذی الحجۃ سے لے کر 13 تک ہوتا ہے اصل حج وقوف عرفہ ہے۔

سوال نمبر ۳۷: مشہور عبادات کے بارے میں ایک حدیث نبوی کا ترجمہ کیجئے۔

جواب: اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے تو گواہی دے اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کا رسول ہے اور نماز قائم کرنے کا اور زکوۃ اداء کرنے کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا ہے (راوی ابن عمرؓ)۔

حقوق العباد

سوال نمبر ۳۸: حق کی تعریف کیجئے اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب: حق لغت میں لازم ہونے کو اور اصطلاح میں حق وہ شئ ہے جو شریعت نے اسے مقرر کی ہو۔

حق اور فرض تقریباً ہم معنی ہیں۔ لازم ہونا مقرر ہونا، ثابت ہونا، لاگو ہونا حق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حق العبد (حقوق العباد) ۲۔ حقوق اللہ

سوال نمبر ۳۹: حقوق اللہ اور حقوق العباد میں فرق کیا ہے؟

جواب: حقوق اللہ میں عبادات شامل ہیں اور حقوق العباد میں معاملات، حقوق اللہ کی تلفی میں معافی کی گنجائش ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور حقوق العباد میں گنجائش نہیں۔

حقوق اللہ مثلاً: نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ

حقوق العباد مثلاً: جان، مال، ملکیت، عزت، حق، مساوات، معاشی تحفظ، اہلیت کی بنیاد پر مواقع کا حصول

سوال نمبر ۴۰: حقوق کی تلفی کرنے پر کونسی شرعی سزائیں (حدود) مقرر ہیں؟

جواب: جان کے بدلے جان اگر قتل قصداً ہوا۔ چوری کے بدلے میں ہاتھ کاٹنا، راہزنی کے مختلف سزائیں قتل، صولی پر چڑھانا، ہاتھ پاؤں کاٹنا، ضلع بدر کرنا اور زنا میں سو (100) کوڑے مارنا غیر شادی شدہ کو اور شادی شدہ کو سنگسار کرنا۔

سوال نمبر ۴۱: حق تحفظ جان کی وضاحت کیجئے ایک آیت کا ترجمہ کریں۔

جواب: کہ جس نے کسی ایک جان کو کسی جان کے (بدلے کے) بغیر قتل کیا یا ملک میں فساد پھیلانے کے بغیر تو گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا (المائدہ:32) اور جس نے کسی ایک شخص کو بچایا تو گویا اس نے پوری انسانیت کو بچایا۔

اس آیت میں بلیغ انداز میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے کیونکہ جو شخص کسی کی جان لیتا ہے وہ صرف ایک فرد پر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ اس کا دل حیات انسانی کے احترام سے خالی ہے۔

سوال نمبر ۴۲: حق ملکیت کیا ہے آیات و احادیث کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: حق ملکیت جائز تصرف طریقے سے ایک دوسرے کو حق پہنچانا۔

اے ایمان والو! نہ کھاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے (النساء: 49)

جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے (الحدیث)

رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں (الحدیث)

سوال نمبر ۴۳: حق عزت نفس کے بارے میں اسلامی احکامات بیان کیجئے۔

جواب: عزت نفس واجب ہے اللہ نے تمسخر برے القاب، عیب لگانے کو فسق کہا ہے ایمان کے بعد، بدگمانی، چغل خوری سے اور غیبت کرنے سے اجتناب کرنے کو کہا ہے، مرد اور عورتوں سے الگ الگ خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! ایک جماعت کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑایا کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے کہ وہ عورتیں ان سے بہتر ہوں (الحجرات آیت 11)

سوال نمبر ۴۴: درج ذیل الفاظ کی تشریح کیجئے۔

جواب: ''تمسخر'' کہتے ہیں کسی شخص کی تحقیر و توہین کے لئے اس کے کسی عیب کو اس طرح ذکر کرنا جس سے لوگ ہنسنے لگیں۔

''لمز'' کے معنی ہے کسی میں عیب نکالنا اور طعنہ زنی کرنا۔ تجسس کے معنی ہے کسی کے عیب تلاش کرنا، اور سراغ لگانا ہے۔ القاب جمع لقب جس کا معنی ہے مشہور نام جس سے شخص مشہور ہو۔

''ظن'' گمان کرنے کو کہتے ہیں جو شک اور یقین میں احتمال رکھتا ہو۔

سوال نمبر ۴۵: غیبت کا کیا حکم ہے ایک آیت کا ترجمہ کرو۔

جواب: غیبت کرنا اسلام میں حرام ہے (ترجمہ: ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو تم اسے برا سمجھتے ہو)۔ (الحجرات: 11، 12)

سوال نمبر۴۶: حق مساوات کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:ترجمہ: اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور ہم نے تمہیں بنایا ذاتیں اور قبیلے تا کہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالیٰ بے شک جاننے والا خبردار ہے (الحجرات: 13)

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے فخر جاہلیت کو اور اس کے تکبر کو تم سے دور کر دیا اب تمام انسانوں کی صرف دو قسمیں ہیں ایک نیک و متقی وہ اللہ کے نزدیک شریف اور محترم ہیں دوسرے فاجر و شقی وہ اللہ کے نزدیک ذلیل و حقیر ہیں اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی جو اوپر مذکور ہے (الحدیث) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ دنیا کے لوگوں کے نزدیک عزت مال و دولت کا نام ہے اور اللہ کے ہاں تقویٰ کا۔ (الحدیث الموقوف)

سوال نمبر۴۷: معاشی تحفظ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہو۔

جواب: اسلام حلال ذرائع سے مال کما کر خرچ کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ معاشرے سے غربت و افلاس کا خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کوئی محروم نہ رہے۔ (اور جن کے مالوں میں مانگنے والے کا ایک مقررہ حق ہے) (المعارج: 43، 45)

(حدیث میں ہے مال کو مالدار سے لیا جائے گا اور غریبوں کو دیا جائے گا) (الحدیث)

سوال نمبر۴۸: اسلام نے ادائے امانات کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟

جواب: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت والوں کو پہنچا دو، اور جب تو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو، بے شک اللہ تمہیں اچھی نصیحت کرتا ہے، بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے (النساء: 48)

سوال نمبر۴۹: والدین کے حقوق قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: معاشرے میں انسان کو جن ہستیوں سے زیادہ مدد ملتی ہے وہ والدین ہیں۔ جو محض اس کے وجود میں لانے کا ذریعہ ہی نہیں ہوتے بلکہ اس کی پرورش اور تربیت کا بھی سامان ہوتے ہیں دنیا میں صرف والدین ہی ہے جو اپنی راحت اولاد کی راحت پر قربان کر دیتی ہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مقامات پر اپنے بعد انہی کا حق ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔(ترجمہ: اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

الجنة تحت اقدام الامهات

ترجمہ: جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہیں۔

سوال نمبر۵۰: اولاد کے حقوق بیان کریں۔

جواب: حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے لوگ اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے اسلام نے قتل اولاد کے اس سنگدلانہ رسم کا خاتمہ کیا۔ اور اولاد کو اپنے والدین سے محبت وشفقت کی نعمت ایک بار پھر ملی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔(سورۃ اسراء آیت 31)

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم ہی انہیں رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی بے شک ان کو قتل کرنا بڑے گناہ کی بات ہے۔

تعلیمات اسلامی کے تحت والدین پر اولاد کے متعدد حقوق عائد ہوتے ہیں مثلاً

۱۔ زندگی کا حق اور خوبصورت نام رکھنا
۲۔ بنیادی ضروریات کی فراہمی
۳۔ حسب طاقت تعلیم وتربیت

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

سوال نمبر ۵۱: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لفظی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے۔

جواب: امر بالمعروف کے لفظی معنی: امر کے معنی حکم کرنا اور معروف کے معنی ہے اچھائی معروف وہ نیکی جو تمام معاشروں میں جانی پہچانی جاتی ہے۔ افراد معاشرہ اسے اپنانے کو مستحسن خیال کرتے ہیں اور فطرت انسانی بھی اسے قبول کرے۔

نہی کا معنی ہے روکنا: منکر وہ فعل ہے جسے دنیا کے تمام معاشروں میں برا سمجھا جاتا ہے اور معروف کے متضاد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۵۲: دعوت دین کی ضرورت و اہمیت کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین امت کہا ہے ہمیں تمام امتوں پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ انبیاء کا کام ہمارے سپرد کر دیا گیا، دوسری بات یہ ہے کہ اہل باطل کی طرف سے فساد فی الارض کی کوشش برابر جاری رہیں گی پس اہل حق کا فرض ہے کہ وہ حقانیت کی تبلیغ میں پوری طرح کوشاں رہیں۔ اور اس کے لئے اعلیٰ ترین دل و دماغ مصروف عمل رہیں۔

سوال نمبر ۵۳: قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئی (پیدا کی گئی) اچھے کاموں کا حکم کرتی ہو اور برے کاموں سے منع کرتی ہو، اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم دنیا میں سب سے آخر میں آنے والے ہیں مگر جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہوں گے (الحدیث)

دوسری حدیث میں ہے کہ جب تک حضور خاتم المرسلین کی امت بہشت میں نہیں جائے گی کوئی دوسری امت وہاں نہیں جائے گی۔

ایک اور حدیث میں ہے توحید، نماز، روزہ، حج، جہاد کے بعد لوگوں کو ایمان اور توحید کی دعوت دینا سب سے بڑی نیکی ہے۔

سوال نمبر۵۴: مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ لکھ کر موضوع بتا دیجئے۔
ولتکن منکن امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر

جواب: تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہئے بلائے نیکی کی طرف اور اچھے کاموں کی طرف حکم کریں اور منع کرے برائیوں سے

موضوع: امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور دعوت دین

سوال نمبر۵۵: ایک دین کے داعی کے کونسے صفات ہونے چاہیئے۔

جواب: ۱۔ حکمت، مطلب یہ ہے کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند تبلیغ نہ کی جائے بلکہ دانائی کے ساتھ مخاطب کی ذہنیت اور حالات کو سمجھ کر موقع محل کے مطابق بات کی جائے۔

۲۔ موعظہ حسنہ یعنی عمدہ نصیحت ہے مخاطب کو صرف دلائل ہی کے ذریعے مطمئن کرنے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اس کے جذبات کو بھی متاثر کیا جائے اور برائیوں کے متعلق انسانی فطرت میں جو نفرت پائی جاتی ہے اسے بھی ابھارا جائے۔

۳۔ مناظرہ بطریق احسن یعنی مخاطب کو مطمئن کرنے کے لئے اس کے دلائل کے اچھے انداز سے جواب دیا جاتا ہے، مقصود دوسرے کو چپ کرانا اور اپنی زبان دانی کا رعب دینا نہ ہو بلکہ اس میں شیرین کلامی ہو۔

۴۔ تالیف قلب یعنی دلوں کو ملانا ہے۔ جس شخص کو اسلام کی دعوت دی جا رہی ہو، اس سے لطف و محبت اور امداد و غم خواری کرنا ہے۔

۵۔ فرقہ بندی نہ ہو۔ دعوت دین میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو کسی جماعت کی تعریف نہ ہو۔

سوال نمبر۵۶: مندرجہ ذیل حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

عن أبی سعید الخذریؓ عن رسول اللہ ﷺ قال: من رأی منکم منکرافلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک أضعف الایمان

جواب: حضرت ابو سعید الخذریؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے ایسا نہ ہو سکے تو زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ کمزور ایمان کی علامت ہے۔

وضاحت: طاقت کے ذریعے منع کرنے کا حق صرف حکومت کو یا ادارے کے سربراہ کو حاصل ہے اور یا والدین کو حاصل ہے۔

دوسرے درجہ کا ایمان زبان سے روکنے والوں کا ہے اور تیسرا درجہ کا ایمان دل میں برائی کو برا سمجھ کر خاموش ہونا ہے۔

حقوق نسواں قرآن وحدیث کی روشنی میں

سوال نمبر۵۷: حقوق نسواں کا کیا معنی ہے؟

جواب: حقوق جمع حق کا ہے۔ اور حق کے معنی ہے لازم ہونا۔ ثابت ہونا، مقرر ہونا۔
نسوان نساء سے ہے نساء کے معنی ہے عورتیں۔

سوال نمبر۵۸: عورت زمانہ جاہلیت، یہودیت اور نصرانیت میں کیا حیثیت رکھتی تھی؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں عورت جب پیدا ہوتی تھی تو زندہ دفنائی جاتی تھی۔ اگر کسی قبیلے کی عورت بیوہ رہتی تو وراثت سے محروم کر دی جاتی۔ ''یہودیت'' کے ہاں عورت کو بدطنیت اور نسل انسانی کی دشمن سمجھی جاتی ہے بتایا جاتا ہے کہ عورت نے آدم علیہ السلام کو پھسلا دی جنت سے نکالی یا اس کی وجہ سے نسل انسانی دنیا میں تڑپ رہی ہیں اس کے علاوہ یہودیت میں عورت کو ناپاک قرار دیا جاتا ہے۔

''عسائیت'' میں عورت کو شیطان کہا گیا ہے اس نے آدم علیہ السلام کو پھسلا کر نسل انسانی کو مصیبت میں ڈال دی ہیں۔

ہندومت کا تصور: ہندوں کے ہاں عورت کی عادت جھوٹ بولنا ہے۔ اور عورت بادشاہ اور سنگ والے جانور پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

اسلام کا تصور: اسلام نے عورت کو وراثت بھی دی دوسرے مردوں کے حقوق میں عورت برابر کے شریک ہے دنیا وآخرت دونوں میں حقوق برابر ہیں۔

سوال نمبر۵۹: عورت اور مردوں کے حقوق برابر ہیں اس پر قرآن کا ایک آیت پیش کیجئے۔

جواب: بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مؤمن مرد اور عورتیں، اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست گو مرد اور راست گو عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اپنی شرمگاہوں کی اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور (اللہ) کو بکثرت یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان سب کے لئے تیار کی ہے بخشش اور اجر عظیم (الاحزاب: 35)

سوال نمبر۶۰: قرآن کریم نے عورت کی میراث کے بارے میں کیا تعلیم دی ہے؟

جواب: مردوں کے لئے بھی حصہ اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے جو کچھ چھوڑا ہیں ماں باپ نے اور رشتہ داروں نے (النساء: 4)

''بیٹے کے لئے بیٹی کے مقابلے میں دو حصے ہیں'' (النساء: 4)

اَوس بن ثابت جب انتقال کر گئے تو اس کے جائیداد یا ترکہ پر چچازاد بھائی نے قبضہ کیا اور اَوسؓ کی دو لڑکیاں ایک لڑکا اور بیوی تھیں انہوں نے مسئلہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اٹھایا تو پیغمبر اسلام نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی حتی کہ وحی اتری پھر وحی کے مطابق آٹھواں حصہ بیوی کو دیا اور باقی مال میں سے بیٹے کو بیٹیوں کے مقابلے میں ڈبل حصہ دیا۔

سوال نمبر۶۱: عورت کی گواہی کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب: اسلام نے عورت کو بھی گواہی دینے کا حق دیا ہے لیکن عورت جسمانی طور پر مرد سے کمزور ہونے کی وجہ سے ایک مرد کے مقابلے میں دو عورتیں گواہی دے سکتی ہیں اسلام نے کہا ہے کہ مردوں میں سے دو گواہ نہ ہو تو ایک مرد دو عورتیں گواہی دے۔

سوال نمبر ۶۲: قرآن و حدیث میں عورت کا کونسا مقام بیان ہوا ہے؟

جواب: اگر عورت ماں ہیں تو باپ کے مقابلے اس کے تین حق ہیں۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے اوپر کس کا حق زیادہ ہے فرمایا تیری ماں کا پھر عرض کیا جواب میں پھر فرمایا تیری ماں کا۔ پھر پوچھا جواب میں فرمایا تیری ماں کا۔ پھر چوتھی مرتبہ کہا تیرے باپ کا (الحدیث)

اسلام نے عورت کے حق وراثت تسلیم کی ہے اور عورت کی گواہی تسلیم کی ہے اور اسلام نے شرعی حدود کے اندر رہ کر عورت کو تعلیم حاصل کرنے کو بھی اجازت دی ہے اور اسلام نے جس طرح نیکی کرنے پر مرد کو مغفرت اور جنت کی خوشخبری سنائی ہیں اسی طرح عورت کو بھی نیکی کرنے پر مرد کے برابر خوشخبری سنائی ہے۔

سوال نمبر ۶۳: عورت کے پردے کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: اسلام نے عورت کو حکم دیا ہے کہ وہ غیر محرم کے سامنے اپنا چہرہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''مسلمان عورتیں اپنی خوبصورتی ظاہر نہ کریں''

کسب حلال

سوال نمبر ۶۴: کسب حلال کا لفظی و اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب: عربی زبان میں کسب کے معنی ہے کمانا یا حاصل کرنا اور حلال کا معنی ہے حل ہونا بند کھلنا، مکس ہونا وغیرہ اصطلاحی معنی جو شریعت نے رزق جائز قرار دی ہے اس کو شریعی حدود کے اندر کمانا حاصل کرنا۔

سوال نمبر ۶۵: قرآنی آیات کی روشنی میں حلال کمائی کی وضاحت کریں۔

جواب: ''اے انسانو! زمین میں سے پیدا ہونے والی اشیاء میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ'' (البقرۃ: 178)

''اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں رزق دی ہے اس میں پاکیزہ اشیاء کھاؤ'' (174)

''اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ'' اور نیک اعمال کرو۔ (المؤمنون: 51)

سوال نمبر ٦٦: احادیث کی روشنی میں کسب حلال کی وضاحت کریں۔

جواب: حضور ﷺ نے حلال کمائی کی جدجہد کو فرائض دین کے بعد فریضہ قرار دیا ہے (الحدیث)

فرماتا ہے "رزق حلال طلب کرنا فرائض دین کے بعد فرض ہے" (الحدیث)

"بہترین عمل رزق حلال ہے" (الحدیث)

"ایک شخص آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا کرتا ہے کہ اے میرے رب! اسے میرے رب اور اس کا کھانا حرام کا، لباس حرام کا، اور اس کی غذا حرام سے پس اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ (الحدیث)

سوال نمبر ٦٧: حرام کمائی کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ:

جواب: حضور ﷺ کا ارشاد ہے "رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں"

دوسری حدیث میں ہیں "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے مستجاب الدعوت بنا دے حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ لقمہ حلال کا التزام کرو، دعا خود قبول ہو گی۔

سوال نمبر ٦٨: کون کون سے پیشے اس وقت حرام کمائی کے زمرے میں آتے ہیں۔

جواب: سود، ذخیرہ اندوزی، رشوت، حرام چیزوں کی تجارت مثلاً شراب ہیروئن، چرس، ناچ گانے، موسیقی کی چیزیں فلمی آلات، بنایا ہوا مجسمہ جس میں شرک موجود ہے۔ ملاوٹ جوٹ بول کر تجارت کرنا وغیرہ۔

سوال نمبر ٦٩: حلال کمائی کے فوائد اور حرام کمائی کے مضر اثرات کیا ہے؟

جواب: **فوائد:** صحت اچھی رہتی ہے۔ اور دعا قبول ہوتی ہے۔ معاشرے میں حلال خور کی تعریف ہوتی ہے۔ مال میں برکت ہوتی ہے رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔ اولاد صالح ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوتا ہے۔

مضر اثرات: دعا قبول نہیں ہوتی۔ صحت اچھی نہیں رہتی۔ معاشرہ حرام کمانے والے کی غیبت کرتا رہتا ہے مال رزق میں برکت نہ ہو گی۔ مہلک بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ عمر میں برکت نہیں ہوتی۔ اولاد صالح نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے قہر کے نیچے ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۷۰: سورۃ البقرۃ آیت نمبر 168 میں حلال کے ساتھ پاکی کھانے کا قید کیوں لگایا گیا۔

جواب: کبھی کبھی انسان حلال کو بھی ناپاک کر کے کھاتا ہے مثلاً تجارت کرنا جائز ہے وہ سودی کاروبار سے تجارت کرتا ہے تو ناپاک اور حرام ہوتا ہے یا کوئی حلال جانور ذبح کر رہا ہو ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو ناپاک ہوتا ہے۔

عبادالرحمان یا مومنین کے اوصاف

سوال نمبر ۷۱: عباد الرحمن کا معنی کیا ہے۔

جواب: عباد جمع ہے عبد کا معنی ہے غلام یا بندہ الرحمن اللہ کی صفت ہے یعنی بہت زیادہ مہربان، یہاں عبادالرحمن کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے۔

سوال نمبر ۷۲: مؤمنین کا معنی کیا ہے؟

جواب: مؤمنین جمع ہے مومن کا اور مؤمن ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت اور تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں۔

سوال نمبر ۷۳: مؤمنین کے صفات بیان کریں۔

جواب: مؤمنین کے صفات درج ذیل ہیں۔

۱۔ مؤمنین اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔

۲۔ مؤمنین بیہودہ باتوں سے منہ پھیرنے والے ہیں۔

۳۔ مؤمنین زکوٰۃ کو ادا کرنے والے ہیں۔

۴۔ مؤمنین اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۵۔ مؤمنین امانتیں پوری کرتے ہیں۔

۶۔ مؤمنین وعدہ پورا کرتے ہیں۔

۷۔ مؤمنین اپنی پانچ وقت نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (سورۃ المؤمنون)

سوال نمبر۷۴: اللہ کے بندوں کے سورۃ الفرقان میں کونسے اوصاف بیان ہوئے ہیں بیان کریں۔

جواب: اللہ کے بندوں کے اوصاف سورۃ الفرقان میں اس طرح بیان ہوئے ہیں۔

۱۔ اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

۲۔ جب جاہلوں سے مخاطب ہوتے ہیں تو سلام کہتے ہیں۔

۳۔ اور رات اللہ کے لئے سجدے اور قیام میں گزارتے ہیں۔

۴۔ اور کہتے ہیں اے اللہ دور فرما ہم سے جہنم کا عذاب ------

۵۔ اور جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل کرتے ہیں میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

۶۔ اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔

۷۔ اور نہیں قتل کرتے کسی جان کو جنہیں اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق پر۔

۸۔ اور بدکاری نہیں کرتے (الفرقان: ۶۳)

حصہ حدیث

سوال نمبر۷۵: وحی کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: وحی کا لغوی معنی ہے، اشارہ کرنا، القاء کرنا، ایک بات دل میں ڈالنا، خفیہ کلام کرنا وغیرہ۔

اصطلاح میں وحی اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو وہ اپنے پیغمبروں پر نازل فرماتا ہے۔ تاکہ اسکے ذریعے سے لوگوں کی رہنمائی کرے۔

وحی کی اقسام

وحی کی دو بنیادی اقسام ہیں:

۱۔ وحی متلو ۲۔ وحی غیر متلو

۱۔ **وحی متلو:** یہ وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے پیغمبر پر نازل ہوتی ہے۔ اور اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس وحی کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہیں۔ اور اس سے مراد قرآن پاک ہے۔

۲۔ **وحی غیر متلو:** یہ وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو شرعی احکام کی وضاحت کے لئے اس کے دل میں براہ راست یا بواسطہ فرشتہ ڈال دیتا ہے۔ اس وحی کی تلاوت نہیں کی جاتی ہے اور اس سے مراد احادیث مبارکہ ہیں۔

سوال نمبر۷۶: حدیث کی تعریف اور اقسام بیان کریں۔

جواب: حدیث لغت میں اظہار کرنے، بیان کرنے اور نئی بات یا گفتگو کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں نبی اکرم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

حدیث قولی:

اس سے مراد حضور اکرم ﷺ کا کلام مبارک ہے۔ جیسا کہ فرمایا: اگر میری امت کے لئے مشکل نہ بنتا تو میں ان کو حکم دیتا کہ ہر نماز کے لئے جب وضو کرتے ہو تو مسواک بھی کیا کرو۔ یہ حدیث قولی کہلاتا ہے۔

حدیث فعلی:

اس سے مراد حضور اکرم ﷺ کا کوئی کام کرنا ہے جسے کسی صحابی نے دیکھ کے بیان کیا ہو حدیث فعلی کہلاتا ہے مثلاً حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسے نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ شخص آپ ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑ دے۔

حدیث تقریری:

اس سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی بات کہی یا کوئی کام کیا ہو اور نبی اکرم ﷺ نے اس کے فعل اور کلام پر خاموشی اختیار کی ہو اسے حدیث تقریری کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت عمرو بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہ نبی اکرم

ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے میں نے پوچھا آپ کا کیا عمل تھا؟ فرمایا ہم ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے، بشرطیکہ وضو برقرار رہتا۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرامؓ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا کرتے تھے لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔

سوال نمبر ۷۷: سنت کی تعریف لکھیں اور حدیث و سنت کے درمیان فرق واضح کریں۔

جواب: سنت کے لغوی معنی ہے راستہ، طریقہ، عادت اور اصطلاح میں سنت دین میں اس پسندیدہ طریقہ کو کہا جاتا ہے۔ جس پر نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ نے عمل کیا ہو۔

حدیث اور سنت میں فرق:

۱۔ حدیث عام ہوتا ہے اور سنت خاص ہوتا ہے۔

۲۔ ہر سنت حدیث بھی ہوتا ہے اور ہر حدیث سنت نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ سنت وہ طریقہ ہوتا ہے جس میں کبھی بھی رد و بدل نہیں ہوا جب کہ حدیث میں ناسخ و منسوخ بھی ہوتے ہیں۔

۴۔ سنت ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس میں تسلسل زمانہ کے ساتھ اس میں بھی تسلسل پایا جاتا ہے جب کہ حدیث میں ضعیف اور موضوع بھی ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۷۸: حدیث کی اہمت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **حدیث کی اہمیت:**

حدیث حقیقت میں قرآن مجید کا بیان اور توضیح ہے جیسا کہ قرآن میں بیان ہے۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم (النمل)

ترجمہ: اور ہم نے آپ پر یہ قرآن اتارا ہے تاکہ آپ ظاہر کریں لوگوں پر مضامین کو جو ان کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

اور یہ توضیح بھی اپنی رائی سے نہیں ہوتی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے جانب سے دل میں القاء کیا جاتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الاوحی یوحیٰ

ترجمہ: آپ ﷺ اپنی نفسانی خواہش سے بات نہیں کرتے بلکہ یہ وحی ہے جو کہ ان کو بھیجی گئی ہے۔

قرآن کریم کی متعدد آیات میں الکتاب کے ساتھ الحکمۃ کا جو لفظ آیا ہے۔

محققین نے اس کا مصداق سنت نبوی ﷺ ہی لیا ہے۔ اور خود حدیث میں آیا ہے کہ مجھے قرآن کے ساتھ اس کی مانند ایک دوسری چیز بھی عطا کی گئی ہے ظاہر ہے کہ وہ سنت ہی ہے اس لئے حضور علیہ السلام کا حکم اللہ کے حکم سے الگ اور علیحدہ کوئی چیز نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

ترجمہ: جس نے رسول اللہ ﷺ کی بات مانی اس نے اللہ تعالیٰ کی بات مانی۔

سوال نمبر۷۹: حجیت حدیث کو بیان کریں۔

جواب: **سنت کی حجیت:**

اس کا مطلب ہے احکام شرع کے لئے دلیل بننے کے لائق ہونا، امت محمد ﷺ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حدیث قرآن کے بعد دین کا دوسرا اہم ترین ماخذ ہے ایک حکم کو قرآن پاک میں دیکھنا ہے اور قرآن میں نہ ملے تو پھر حدیث پاک میں دیکھنا ہو گا۔ قرآن پاک میں متعدد مواضع میں حضور ﷺ کے حکم ماننے کو اللہ کی فرمانبرداری کہا گیا ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ تو حجیت حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے قرآن کریم دین کے لئے دلیل کی حیثیت رکھتا ہے تو ایسا حدیث بھی ہے۔

سوال نمبر۸۰: کتابت حدیث پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **کتابت حدیث:** ظہور اسلام کے وقت کتابت اور لکھنے پڑھنے کا رواج عربوں میں نہ ہونے کے برابر تھا چند افراد فن کتابت سے واقف تھے۔ جن میں سے اسلام قبول کرنے والے حضرات سے قرآن کی وقتاً فوقتاً نازل ہونے والی آیات کی کتابت کی خدمت لی جاتی تھی۔ جب کہ حدیث نبوی ﷺ کے سلسلے میں عام طور پر زبانی روایت اور قوت حافظہ کو استعمال میں لایا جاتا تھا۔

لیکن جب حالات بہتر ہو گئے تو آپ ﷺ نے کتابت حدیث کی اجازت دے دی۔ جس کی متعدد مثالیں موجود ہیں مثلاً حضرت ابوہریرۃؓ شروع میں صرف حفظ حدیث کے قائل تھے۔ مگر بعد میں انہوں نے اپنی تمام مرویات کو تحریری طور پر محفوظ کر لیا تھا جب کسی قسم کا شک و شبہ پیدا ہوتا تو اس مجموعے سے اس کی تصدیق کرتے۔ (صحیفہ صادقہ، صحیفہ ہمام بن منبہ)

سوال نمبر ۸۱: عن عبداللہ بن عمرؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ (بیہقی، سنن الکبری۔ وشعب الایمان)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال کمائی کی تلاش فرض کے بعد فرض ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسان پر جو عبادات (نماز، روزہ، زکوۃ اور حج) فرض کئے ہیں، اسی طرح حلال رزق کی تلاش بھی فرض قرار دیا ہے۔ لیکن رزق کی فرضیت کا درجہ مذکورہ فرائض کی ادائیگی کے بعد ہے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حلال کمائی کی تلاش توکل کے خلاف نہیں بلکہ عبادت ہے۔ لیکن رزق کی تلاش پر دیگر فرائض مقدم ہیں۔

سوال نمبر ۸۲:

عن أبی سعید الخدریؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاجر الصدوق الأمین مع النبیین والصدیقین والشھداء (سنن ترمذی۔ ابن ماجہ۔ سنن دارمی)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔

سوال نمبر ۸۳:

عن ابن مسعودؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدما ابن آدم حتی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم (سنن ترمذی۔ سنن دارمی)

ترجمہ: عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ابن آدم کے پاؤں اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ سوالات نہ پوچھے جائیں۔ عمر کے

بارے میں کہ کس کام میں گزاری، جوانی کے بارے میں کہ کس کام میں ختم کر دی، مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا، اور اپنی علم پر کتنا عمل کیا تھا۔

سوال نمبر۸۴: عن أبی ہریرۃؓ قال: کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول: اللهم انی اعوذبک من الاربع: من علم لاینفع، ومن قلب لایخشع، ومن نفس لاتشبع، ومن دعاء لایسمع (صحیح مسلم۔ سنن ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ احمد)

ترجمہ: ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں چار چیزوں کے بارے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، اس علم سے جو فائدہ نہ پہنچائے، اور اس دل سے جس میں (اللہ کی) ڈر نہ ہو، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو، اور اس دعا سے جو نہ سنی جائے۔

سوال نمبر۸۵: عن علیؓ قال: قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من ملک زادا او راحلۃ تبلغہ الی بیت الله ولم یحج فلا علیہ أن یموت یهودیا اور نصرانیا وذالک ان الله تبارک و تعالی یقول ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (سنن ترمذی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو استطاعت رکھتے ہوں۔

سوال نمبر۸۶: عن ابن عباسؓ أن رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال اربع من اعطیهن فقد اعطی خیر الدنیا والآخرة قلباً شاکراً ولساناً ذاکراً وبدناً علی البلا، صابراً وزوجة مومنة تعینہ علی ایمانہ (سنن نسائی)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں جس کو مل گئیں تو اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں مل گئیں، شکر گزار دل، ذکر کرنے والا زبان، مصیبتوں کو برداشت کرنے والا بدن اور مسلمان عورت جو اس کے ایمان میں مددگار ہو۔

سوال نمبر۸۷: عن شبرمة ابن معبدؓ قال: قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم مروا الصبی الصلوة اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوه علیها (سنن آبی داؤد، سنن ترمذی)

ترجمہ: حضرت شبرمہ ابن معبدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچے کو نماز کا حکم کیا کرو جب وہ سات سال کا ہو جائے اور جب وہ دس سال کا ہو جائے تو نماز (نہ پڑھنے) پر اسے مارو۔

سوال نمبر ۸۸: عن أبي هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ تجدون شرالناس يوم القيامة ذا الوجهين الذى يأتى هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے دن سب سے برے حال میں اس آدمی کو پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے، اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور۔

سوال نمبر ۸۹: عن أبي الدرداءؓ قال: قال رسول الله ﷺ ان اثقل شيئ يوضع فى ميزان المؤمن يوم القيامة خلق حسن، ان الله يبغض الفاحش البذى (سنن ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مؤمن کے ترازو میں سب سے بھاری چیز اچھے اخلاق ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ فحش گو بدزبان شخص سے بغض کرتا ہے۔

سوال نمبر ۹۰: عن العباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ ذاق طعم الايمان من رضى بالله رباً وبا الاسلام ديناً وبمحمد رسولا (صحیح مسلم، سنن ترمذی)

ترجمہ: حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کا مزہ پایا اس شخص نے جو اللہ تعالیٰ کے ربوبیت اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسالت پر (دل سے) راضی ہو گیا۔

تاریخ وسیرت

سوال نمبر ۹۱: سیرت سے کیا مراد ہے؟ اور سیرت کی ضرورت کیا ہے؟

جواب: سیرت عادت و خصلت کو کہتے ہیں۔ سیرت سے مراد پیغمبر اسلام خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کی تاریخی زندگی ہے۔ اور ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ اپنے رسول ﷺ اور سلف صالحین کی زندگی سمجھ کر اس کی پیروی کرے۔

سوال نمبر ۹۲: حضرت محمد ﷺ سے قبل عرب کی معاشرتی حالت بیان کریں۔

جواب: **معاشرتی حالت:** عرب معاشرہ دو بڑی نسلوں قحطان اور عدنان پر مشتمل تھا۔ عربوں میں اچھے اور برے صفات موجود تھے۔ عرب معاشرہ کے چیدہ چیدہ اچھے اور برے صفات یہ ہیں۔

مہمان نوازی: عرب کے لوگ بہت مہمان نواز تھے اور مہمان کا بہت خیال رکھتے تھے۔

ایفائے عہد: عرب معاشرہ کے لوگوں میں وعدے کو پورا کرنا ضروری خیال کیا جاتا تھا اور وعدہ خلافی کا تصور ناپید تھا۔

بہادری: عرب کے لوگ بہادر تھے اور ان میں بہادری کے جوہر کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔

شراب نوشی: ان میں شراب نوشی کی بری عادت موجود تھی اور کثرت سے شراب نوشی کرتے تھے۔

جوابازی: ان میں جوابازی کا رواج عام تھا اور اکثر اوقات جوابازی میں گزارتے تھے۔

خوراک: اونٹ کا گوشت ان کا عمدہ خوراک تھی۔ ان کے علاوہ یہ لوگ بچھو، سانپ اور مردہ جانور بھی کھاتے تھے۔

قتل و راہزنی: ان لوگوں میں قتل، راہزنی اور غارت گری کی بری صفت آخری حد تک موجود تھی۔

لڑائی: معمولی معمولی باتوں پر لڑتے جھگڑتے تھے اور یہ لڑائیاں سالوں سال جاری رہتی تھی۔

اولاد: معاشرے میں اولاد میں زرینہ اولاد کو مقام حاصل تھا اور بیٹیوں کو کوئی مقام نہ دیتے تھے بلکہ زندہ دفن کرتے تھے۔

شادی: بیویوں کی تعداد پر پابندی نہیں تھی اور عورتوں کو دل بہلانے کا کھلونا خیال کرتے تھے یہ لوگ علم نجوم کے ماہر تھے اور طبی ماہرین بھی تھے۔

سوال نمبر ۹۳: حضور ﷺ کی پیدائش سے پہلے عرب کی مذہبی حالت کیا تھی؟

جواب: **مذہبی حالت:** خانہ کعبہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نوحؑ اور ابراہیمؑ تک تعمیر کے مراحل سے گزر کر موجود تھا۔ یہ ابتداء میں توحید کا مرکز تھا۔ اس کا تقدس برقرار تھا لیکن توحید کی جگہ یہاں بتوں کی عبادت نے لی تھی اور کعبہ کے اندر 360 بت آپ ﷺ کے بعثت سے پہلے فتح مکہ تک موجود تھے۔ یہودیت اور عیسائیت کی کتابیں اور تعلیمات مسخ شدہ حالت میں موجود تھی۔ توحید کا نام نہیں تھا۔ شرک کا دور دورہ تھا۔ مجوسیت بھی زوروں پر تھی۔ تمام عرب معاشرہ وہم پرستی اور بت پرستی کا شکار تھا۔ صابی لوگ سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کرتے تھے عیسائی نجران، یہودی شام، مدینہ اور خیبر میں آباد تھے۔

سوال نمبر ۹۴: پیغمبر اسلام ﷺ کی پیدائش سے پہلے عرب کی سیاسی حالت پر تبصرہ کریں۔

جواب: **سیاسی حالت:** آپ ﷺ کے دور سے قبل عرب میں کوئی مرکزی سیاسی نظام نہیں تھا۔ تمام عرب مختلف قبیلوں میں تقسیم تھے۔ ان قبیلوں میں حضری اور بدوی اہم تھے۔

حضری: حضری دو قبائل تھے اور دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں رہائش پذیر تھے۔ یہ اکثر نخلستانوں کے قریب رہتے تھے اور زیادہ تر زراعت، تجارت اور دستکاریوں میں اپنا وقت گزارتے تھے۔

بدوی: یہ عام آبادی سے دور صحراؤں میں رہائش پذیر تھے۔ یہ مختلف جانور جیسے اونٹ، بھیڑیں، بکریاں اور گھوڑے وغیرہ پال کر زندگی گزارتے تھے۔ یہ خیموں میں زندگی گزارتے تھے اور خانہ بدوش لوگ تھے۔ بہادری اور شجاعت میں یہ مضریوں سے زیادہ تھے۔ یہ مضریوں سے زیادہ تھے۔ ہر قبیلہ جمہوری طریقہ سے اپنے لئے سردار منتخب کرتا تھا جس کو شیخ کہلاتا تھا۔ شیخ کی اطاعت قبیلہ کے ہر فرد پر لازم تھی۔ طاقتور قبائل کمزور قبائل سے خراج وصول کرتے تھے۔ اندرونی طور پر یہ آزاد تھے اور ہر قسم کے پابندی سے آزاد تھے کوئی باقاعدہ سیاسی نظام نہیں تھا۔

سوال نمبر ۹۵: بعثت نبوی کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: اقوام عالم کی حالت حیوانی زندگی سے بھی بدتر ہوتی تھی اس ہے رب ذوالجلال کی غیرت حرکت میں آئی اور اس سرزمین عرب میں اسلام جیسے جامع دین امام الانبیاء پر نازل فرمایا۔

سوال نمبر۹۶: پیغمبر ﷺ اسلام کا شجرہ نسب کیا ہے؟

جواب: **پدری سلسلہ:** محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب
مادری سلسلہ محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب

سوال نمبر۹۷: رسول اللہ ﷺ کہاں پیدا ہوئے اور پیدائش کب ہوئی؟

جواب: ۱۲/۹ ربیع الاول ۲۰، اپریل ۵۷۱ء کو مکہ مکرمہ میں بروز پیر صبح ابو طالب کے مکان سے نیر آفتاب نبوت کا طلوع ہوتا ہے اور جس سال اللہ کا یہ سچا نبی ﷺ عالم وجود میں آیا اس سال کو اہل عرب عام الفیل کہتے تھے۔

سوال نمبر۹۸: والد ماجد کا انتقال کب ہوا؟

جواب: والد ماجد کا انتقال آفتاب نبوت سے دو ماہ قبل ہوا جب کہ تجارت کی نیت سے شام تشریف لے آئے تھے واپسی پر مدینہ طیبہ میں اپنے ننیال بنو نجار کے یہاں قیام پذیر ہوئے عمر نے وفا نہ کی۔

سوال نمبر۹۹: ولادت سے پہلے آپ ﷺ کی برکات کا ظہور اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: آنحضرت ﷺ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ جب آپ ﷺ ان کے بطن میں بہ صورت حمل مستقر ہوئے تو انہیں خواب میں بشارت دی گئی کہ ''وہ بچہ جو تمہارے حمل میں ہے اس امت کا سردار ہے۔ جب وہ پیدا ہوں تو تم یوں دعا کرنا: ان کو ایک خدا کی پناہ میں دیتی ہوں۔ ان کا نام محمد رکھنا''۔

اور فرماتی ہیں کہ:

آپ ﷺ کے حمل میں رہنے کے بعد میں نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصری علاقہ شام کے محلات ان کے سامنے آگئے (ابن ہشام)

اور فرماتی ہیں کہ:

میں نے کسی عورت کا کوئی حمل نہیں دیکھا جو آپ ﷺ سے زیادہ سہل ہوا، یعنی ایام حمل میں جو سستی اور متلی وغیرہ عموماً عورتوں کو رہتی ہے وہ کچھ مجھے پیش نہیں آئیں۔

سوال نمبر ۱۰۰: پیغمبر اسلام کی رضاعت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: عرب کی عادت تھی کہ جب بچہ پیدا ہوئے تو اس کو شہری تمدن سے دور رکھا جائے تاکہ بچہ طاقتور ہو اور خصوصا قریش کی عادت تھی کہ گاؤں میں بچے کے لیے رضاعت کا بندوبست کرتے تاکہ بچے کا نشو نما اچھا ہو۔ چنانچہ والدہ ماجدہ اور آپ کے دادا عبدالمطلب نے اس رسم کے مطابق آپ ﷺ کو بھی کسی دودھ پلانے والی کے سپرد کرنا چاہا اور یہ خوش نصیبی حلیمہ بنت ابی ذوکب سعدیہ کو ملی۔

سوال نمبر ۱۰۱: شق صدر سے کیا مراد ہے وضاحت کیجئے۔

جواب: شق صدر کے معنی ہے سینہ پھاڑنا اللہ کے رسول اللہ ﷺ جب چھوٹے تھے تو دو فرشتوں نے آپ ﷺ کو اللہ کے حکم کے مطابق آپ ﷺ کا سینہ پھاڑ کر اس میں وحی کے تحمل کے لئے طاقت رکھی۔

سوال نمبر ۱۰۲: آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کب وفات ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کی عمر چھ سال تھی تو آپ ﷺ کو والدہ ماجدہ نے ننیال بنو نجار میں لے گئیں تھی واپسی میں (ابواء) مقام پر وفات پا گئیں۔ آپ ﷺ کو ام ایمن لے کر واپس مکہ پہنچ گئیں۔

سوال نمبر ۱۰۳: آپ ﷺ نے پہلا سفر ''شام'' کی طرف کب کیا؟

جواب: **شام کا سفر:** ابو طالب تجارت کا کاروبار کرتے تھے، قریش کا دستور تھا کہ وہ سال میں ایک مرتبہ شام کا سفر بغرض تجارت کرتے تھے، ابو طالب شام کی طرف روانہ ہوئے اور ساتھ حضرت محمد ﷺ بھی تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر بارہ (۱۲) سال تھی، راستے میں ایک عیسائی خانقاہ پر اترے جس کا نام ''بحیرا'' تھا۔ اس نے آپ کے پیغمبر ہونے کے بارے میں گفتگو کی تھی۔

سوال نمبر ۱۰۴: فجار کی لڑائی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **فجار کی لڑائی:** عرب میں اسلام کے آغاز تک لڑائیوں کا جو متواتر سلسلہ چلا آتا ہے، ان میں یہ جنگ سب سے زیادہ خطرناک تھی، اس لڑائی کو ''حرب الفجبار'' اس لئے کہتے ہیں کہ یہ

لڑائی انہی مہینوں میں ہوئی جس میں لڑنا جھگڑنا حرام و ناجائز تھا۔ یہ جنگ قریش اور قیس کے قبائل کے درمیان ہوئی تھی، آل ہاشم کی کمانڈنگ زبیر بن عبد المطلب کر رہے تھے چونکہ قریش اس جنگ میں حق پر تھے اور خاندان کے ننگ و نام کا معاملہ تھا اس لئے نبی کریم ﷺ نے بھی اس جنگ میں شرکت کی لیکن آپ نے کسی پر بھی ہاتھ نہیں اٹھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۵/۱۷ سال تھی۔ پہلے اس جنگ میں قبیلہ قیس نے غلبہ حاصل کیا لیکن آخر میں قریش ان پر غالب آئے اور پھر دونوں کے بیچ صلح ہوئی۔

سوال نمبر ۱۰۵: حلف الفضول سے کیا مراد ہے وضاحت کیجئے اور اس انجمن میں کونسی باتیں طے ہوئی؟

جواب: حلف کے معنی قسم کے ہے اور فضول تین بندوں کے ناموں میں فضل کا مادہ مشترک تھا جو قبل اسلام جاہلیت کے دور میں اصلاحی کمیٹی یا انجمن بنا چکے تھے۔ اب پیغمبر اسلام جب ۲۰ سال کے ہے تو مکہ مکرمہ میں ایک یمنی تاجر پر کسی تاجر نے ظلم کیا مال لے کر رقم ادا نہیں کیا اور بھگا کر مارا پیٹا یمنی تاجر نے قریش کے خلاف اشعار پڑھ لی اور بدنام کیا اس واقعہ نے قریش کے سرداروں کو چونکا دیا، چنانچہ عبداللہ بن جدعان کے گھر میں جمع ہو کر اس انجمن کی پھر سے تجدید کی جس میں پیغمبر ﷺ نے حصہ لیا اور بہت تعریف بھی کی۔ چنانچہ اس انجمن میں درج ذیل باتیں طے ہوئی۔ (۱) ہم اپنے وطن سے بدامنی دور کریں گے (۲) مسافروں کی حفاظت کیا کریں گے (۳) غریبوں کی امداد کریں گے (۴) طاقتور کو کمزور پر بڑوں کو چھوٹوں پر ظلم کرنے نہیں دیں گے۔

سوال نمبر ۱۰۶: دوسرا سفر شام کیوں اور کب ہوا؟

جواب: دوسرا سفر شام اس وقت ہوا جب کہ آپ ﷺ کی عمر ۲۵ سال تھی۔ حضرت خدیجہؓ بنت خویلد نے ابو طالب سے کہا کہ آپ کا بھتیجا امانتدار ہے میں چاہتی ہوں کہ میرا مال لے کر شام چلے جائے تجارت میں فائدہ برابر ہوگا۔ تو ابو طالب نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے قبول کیا اور شام چلے گئے اور چند روز شام میں قیام کے بعد بہت زیادہ نفع کر کے واپس مکہ پہنچے۔

سوال نمبر۱۰۷: حضرت خدیجہؓ سے نکاح کب ہوئی؟ اور آپ ﷺ کا حضرت خدیجہؓ سے کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے اور خدیجہؓ کو امانت سپرد کر دی تو دو ماہ بعد خدیجہؓ سے نکاح ہوئی۔ چھے بچے ہوئے دو لڑکے جو بچپن ہی میں وفات ہوئے اور چار لڑکیاں جو زندہ رہیں۔ (۱) حضرت قاسمؓ (۲) حضرت عبد اللہؓ (۳) حضرت زینبؓ (۴) حضرت رقیہؓ (۵) حضرت ام کلثومؓ (۶) حضرت فاطمہؓ

سوال نمبر۱۰۸: بنائے کعبہ کے وقت قریش کا حجراسود پر جو جھگڑا پیدا ہوا اس کو حضور ﷺ نے کیسے حل کیا؟

جواب: بنائے کعبہ اور قریش کا آپ ﷺ کو بہ اتفاق ''امین'' تسلیم کرنا: جب آپ ﷺ کی عمر شریف پینتیس سال کی ہوئی تو اس وقت قریش نے بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کا ارادہ کیا۔ بیت اللہ کی تعمیر ہر شخص اپنی سعادت سمجھتا تھا، اور قبائل قریش نے اپنی قسمتوں کا فیصلہ اس پر کر رکھا تھا کہ اس تعمیر میں زیادہ حصہ لیا جائے۔ چنانچہ اس تعمیر کو قبائل میں تقسیم کرنے کی نوبت آئی، تاکہ کوئی جھگڑا پیش نہ آئے، اس تقسیم عمل کے ساتھ بنائے کعبہ حجراسود کی حد تک پہنچ گئی، لیکن اب حجراسود کو اٹھا کر تعمیر میں نصب کرنے کے متعلق سخت اختلاف ہوا، ہر قبیلہ اور ہر شخص کی خواہش تھی کہ وہ اس سعادت کو حاصل کرے، یہاں تک کہ قتل و قتال پر عہد و پیمان ہونے لگے۔ قوم کے بعض سنجیدہ لوگوں نے ارادہ کیا کہ مشورہ کر کے کوئی صلح کی صورت نکالیں، اور اس غرض کے لیے مسجد میں گئے، مشورہ میں یہ طے ہوا کہ جو شخص سب سے پہلے مسجد کے اس دروازے سے داخل ہو وہ تمہارے معاملے کا فیصلہ کرے، اور اس کے حکم کو ہر شخص دست قدرت کا فیصلہ سمجھ کر تسلیم کرے۔

خدا کی قدرت کہ سب سے پہلے نبی کریم ﷺ اس دروازہ سے داخل ہوئے آپ ﷺ کو دیکھ کر سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ یہ امین ہیں، ہم ان کے حکم پر راضی ہیں۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور وہ حکیمانہ فیصلہ کیا کہ سب خوش ہو گئے، یعنی ایک چادر پھیلا دی اور اس میں حجراسود اپنے ہاتھ سے اٹھا کر رکھ دیا، اور پھر حکم دیا کہ ہر قبیلے کا منتخب آدمی چادر کا ایک ایک کنارہ پکڑ لے۔ اسی طرح کیا گیا، جب بنیاد تک پہنچ گیا تو خود اپنے ہاتھ سے اٹھا کر رکھ دیا۔

ابن ہشام اس واقعے کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ نبوت سے پہلے تمام قریش بالاتفاق آپ ﷺ کو ''امین'' کہتے تھے (سیرت ابن ہشام: ۱۱/۱۰۵)

بعثت نبوی ﷺ ۹ ربیع الاول ۱۲ فروری ۶۱۰ء

سوال نمبر ۱۰۹: بعثت کی تعریف اور مقصد پر روشنی ڈالیں۔

جواب: بعثت بھیجنے کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے سچے رسول ﷺ کو انس و جن کے لئے بھیجا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ عرب قوم میں خصوصا اور عموما اقوام عالم میں ظلم و تشدد و کمزوروں کو دبانا دینا میں ہر قسم کی تاریکیاں سب سے بڑا ظلم شرک پھیل چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لئے اپنے سچے رسول اللہ ﷺ جو کہ مخلص انسانیت موحد اعظم کو مبعوث فرمایا۔

سوال نمبر ۱۱۰: وحی کی ابتداء کیسی تھی؟ اور وحی کہاں اتری؟

جواب: وحی کی ابتداء جب پیغمبر اسلام ﷺ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے کو بھیجا جس کا نام جبرائیل ہے فرشتے نے تین مرتبہ (اقراء) کہا یعنی پڑھو، تو جواب میں آپ ﷺ نے (ما انا بقاری) کہا کہ میں نے کچھ نہیں پڑھا ہے۔ پھر آپ ﷺ کو فرشتے نے اپنے سینے سے لگایا اور وحی اتاری سورۃ علق کی پہلی پانچ آیتیں (اقراء باسم ربک الذی خلق) پھر آپ ﷺ بھی پڑھنے لگے۔ وحی غار حراء میں اتری کیونکہ وحی سے پہلے آپ ﷺ غار حراء جایا کرتے تھے اور کچھ عبادت کرتے تھے اس کی کیفیت معلوم نہیں۔

سوال نمبر ۱۱۱: خدیجہؓ نے آپ ﷺ کا خلاصہ کیسے بیان کی؟

جواب: ''اللہ شاید ہے ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ناکام کر دے۔ آپ ﷺ کی مدد نہ کرے آپ ﷺ رشتہ داروں کا خیال رکھتے ہیں ان کی مدد کرتے رہتے ہیں، ہارے تھکے، درماندہ مسافروں کے لئے سواری کا انتظام کرتے ہیں ان کو منزل تک پہنچاتے ہیں آپ ﷺ ایسے احسانات کرتے ہیں اور ایسے خدمات انجام دیتے ہیں جس کی نظیر نہیں ملتی (جو دوسری جگہ قطعا نایاب ہیں).باہر کے مسافر جو بے ٹھکانے ہوتے ہیں آپ ﷺ ان کو اپنا مہمان بناتے ہیں برپا ہونے والے ہنگاموں اور ناگہانی حوادث میں آپ ﷺ حق کی حمایت کرتے ہیں''۔

سوال نمبر۱۱۲: ابتداء اسلام میں آپ ﷺ نے تبلیغ دین کا آغاز کیسے کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے بعثت کے بعد تین سال تک خفیہ تبلیغ فرمائی، حضرت ارقمؓ کے گھر میں نماز، عقیدہ توحید و رسالت کا درس شروع کیا، جو بھی اسلام قبول کرتا وہاں پر دین اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں اور جتنا قرآن نازل ہوا تھا وہ سکھایا جاتا تھا۔ اور اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے، علی الاعلان تبلیغ کرنے کا حکم آیا تو مکہ کے وسیع و عریض میدانوں میں آگ کی طرح آپ ﷺ کی دعوت پھیلنے لگی۔

سوال نمبر۱۱۳: صفا کی پہاڑی پر خاندان قریش کو آپ ﷺ نے کیا خطاب فرمایا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے صفا کی پہاڑی کے دامن میں اپنے خاندان کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسالت محمدی کی دعوت دی، بت پرستی کو چھوڑنے کا خدائی پیغام دیا تو ان میں سے آپ کے چچا ابولہب نے برا بھلا کہا اور آپ ﷺ کی طرف ایک پتھر بھی پھینکا جس کے جواب میں سورۃ اللھب نازل ہوئی۔

سوال نمبر۱۱۴: وفد قریش نے پیغمبر اسلام کو کونسی دنیاوی ترغیبات پیش کی؟

جواب: قریش نے آپ ﷺ کے سامنے تین صورتیں پیش کی (۱) اگر دماغی خلش ہے تو اجازت دیجئے کہ ہم بہترین علاج کا انتظام کریں (۲) اگر عیش و عشرت مقصود ہے تو ہم دولت اور حسن دونوں فراہم کر سکتے ہیں (۳) اگر اقتدار مطلوب ہے تو مکہ کے اقتدار کی بھاگ دوڑ آپ ﷺ کے حوالے کرتے ہیں۔

سوال نمبر۱۱۵: آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کس نے شروع کی؟ اور کیسے؟

جواب: آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش سب سے پہلے ابوجہل اور عقبہ بن ابی معیط نے شروع کی۔ عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کے گردن مبارک میں چادر ڈال دی اور اتنی زور سے اس کو اینٹھا کہ محبوب رب ذوالجلال کا سانس گھٹ گیا۔ آنکھیں باہر آئی۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عقبہ کو دھکیل کر آپ ﷺ کو چھوڑایا۔

سوال نمبر۱۱۶: کس شخص نے آپ ﷺ کو نماز کے دوران سر مبارک پر اونٹنی کا بچہ دان ڈال دیا؟ اور کس نے آپ ﷺ کی مدد کی؟

جواب: عقبہ بن ابی معیط نے ابو جہل کے کہنے پر اونٹنی کا بچہ دان آپ ﷺ کے سر مبارک پر ڈال دیا۔ لیکن حضرت فاطمہؓ دوڑ کر آئی اور سر مبارک سے گندگی ہٹا دی۔

سوال نمبر۱۱۷: مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر کیا مظالم کیے؟

جواب: مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم کئے عثمان غنیؓ کو اس کے چچا نے رسی سے باندھ کر مارا۔ زبیر بن العوام کو اس کے چچا نے لپیٹا کر اس کی ناک میں دھواں چھوڑا۔ اور خباب بن الارت کو ایک مشرک نے پیٹ پر پیر رکھ کر دبایا۔ بلال حبشیؓ کو مشرکین نے گھسیٹا سخت دھوپ میں ریت کے اوپر، وغیرہ جو بھی مسلمان ہوتا اس کو طرح طرح کی سزا دیتے۔

سوال نمبر۱۱۸: ولید بن مغیرہ نے آپ ﷺ کے ساتھ ملاقات کے بعد قریش کو کیا کہا؟

جواب: ولید نے کہا! محمد ﷺ کو کاذب نہیں کہہ سکتے اور اس کو کاہن بھی نہیں کہہ سکتے شعرا اور سخن کا میں ماہر ہوں اس کا کلام شعر بھی نہیں ہے کاہنوں کی تک بندیوں کو بھی میں جانتا ہوں محمد ﷺ کا کلام اس سب سے بلند ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں، اس کی تاثیر کا یہ عالم ہے کہ مجھ جیسا پختہ اور ٹھوس آدمی چکرا گیا۔

سوال نمبر۱۱۹: پہلی ہجرت میں کتنے بندے تھے اور دوسرے میں کتنے تھے؟

جواب: پہلی مرتبہ میں 15 بندے تھے اور دوسری ہجرت میں تقریباً 101 بندے تھے۔

سوال نمبر۱۲۰: ہجرت حبشہ میں مسلمانوں کا ترجمان کون تھا؟

جواب: حضرت جعفر بن ابی طالب ترجمان تھا۔

سوال نمبر۱۲۱: ہجرت حبشہ پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **ہجرت حبشہ:** جب مسلمان مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا "اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کو چلے جاؤ، وہاں کا بادشاہ کسی پر ظلم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان آفتوں سے نجات دے گا"۔

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر آپ کے بہت سے صحابہ حبشہ کی جانب روانہ ہوئے، یہ اسلام کی خاطر پہلی ہجرت تھی۔ وہاں پر مسلمانوں نے ذرا سکھ کا سانس لیا لیکن مشرکین نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ نجاشی نے مسلمانوں کی بہت خاطر مدازت کی اور اسلام بھی قبول کیا۔

سوال نمبر۱۲۲: قریش کا بنی ہاشم کے ساتھ بائیکاٹ کب شروع ہوا اور اس کی کیفیت کیا تھی؟

جواب: **شعب ابی طالب میں محصور ہونا:** جب قریش نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ حبشہ گئے اور وہاں ان کا مسلمانوں پر کوئی زور نہ چلا اور یہاں مکہ میں اسلام دن بدن پھیلتا ہے، تو انہوں نے مشورہ کیا کہ ایک معاہدہ لکھیں۔ جس میں بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے مکمل بائیکاٹ لکھا جائے، ان کے ساتھ نہ رشتہ و شادی اور نہ لین دین و تجارت ہو گا، معاہدہ لکھ کر بیت اللہ کے اندر لٹکا دیا۔ قریش کے اس معاہدے کی وجہ سے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ابو طالب کی گھاٹی میں جمع ہوئے۔ تین سال تک اس گھاٹی میں محصور تھے کھانے کو خوراک اور پینے کو پانی میسر نہیں تھا۔

سوال نمبر۱۲۳: مقاطعہ / بائیکاٹ کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: آپ ﷺ نے چچا ابو طالب کو خبر دی کہ دیمک نے معاہدہ کے تمام حروف کو چاٹ لی ہیں صرف اللہ کا نام باقی رہ گیا ہے۔ ابو طالب نے یہ الہامی خبر سنی تو قریش کے سرداروں کے پاس پہنچے کہ آج تمہارا معاملہ طے ہے محمد ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ اگر یہ خبر جھوٹی ہے تو میں تمہارے ساتھ ہوں اور اگر سچی ہے تو جب معاہدہ ہی نہیں رہا تو اس کی پابندی کیسی؟ جب سردارن قریش نے دیکھا تو مخبر صادق کی خبر سچ تھی اسی طرح انہوں نے بھی وعدہ کیا کہ اگر خبر سچ ہے تو ہم معاہدہ ختم کرتے ہیں۔ اسی طرح بائیکاٹ ختم ہوا۔

سوال نمبر۱۲۴: عام الحزن سے کیا مراد ہے؟

جواب: **عام الحزن:** عام الحزن کا معنی ہے ''غم کا سال'' نبی کریم ﷺ شعب ابی طالب سے نکلے اور چند روز قریش کے ظلم سے امان ملی کہ 10 نبوی کو ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا۔ اب آپ ﷺ کے مدد گار اور غمگسار دنوں اٹھ گئے، صحابہ خود اپنی حالت میں مبتلا تھے یہی زمانہ جو اسلام کا سخت ترین زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ اس سال کو ''غم کا

سال'' کہتے تھے۔ آپ دونوں کے بعد قریش مکہ نے اپنے ظلم و ستم اور تکالیف میں انتہا کر دی۔

سوال نمبر ۱۲۵: پیغمبر اسلام کے سفر طائف کو بیان کریں۔

جواب: **طائف کا سفر:** مشرکین مکہ کے آئے دن کے ظلم، ضد و عناد کی دستان ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی تو نبی کریم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ توحید الہی کا یہ پیغام اہل طائف کو پہنچانا چاہیے اس امید پر کہ شاید وہ لوگ ایمان قبول کریں۔ 10 نبوی کو آپ ﷺ نے طائف کے تین قبیلوں کے بڑے بڑے سرداروں (عبد لیل، مسعود، حبیب) کے پاس عقیدہ توحید کا پیغام پہنچایا، لیکن سب نے انکار کیا، طائف کے نوجوان لڑکوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے جس کی وجہ آپ لہولہان ہو کر گر پڑے، پہاڑوں کے فرشتے نے کہا کہ آپ اجازت دیں تو میں اہل طائف کو پہاڑوں کے بیچ کچل دیتا ہوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں چاہتا کیونکہ یہ لوگ نا سمجھ ہیں، شاید ان کی اولاد مسلمان ہو جائے۔

سوال نمبر ۱۲۶: واقعہ معراج پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پانچ، دس یا بارہ نبوی کو حضور ﷺ نے معراج کا سفر کیا۔ جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ ایک رات آپ ﷺ حطیم کعبہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آئے، اور کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے۔ آپ ﷺ کو براق پر سوار کیا گیا جس کی تیز رفتاری کا یہ حال تھا کہ جس جگہ اس کی نظر پڑتی تھی وہیں قدم پڑتا تھا۔ اس سرعت رفتاری کے ساتھ اول آپ ﷺ کو ملک شام میں مسجد اقصی تک لے گئے، یہاں پر اللہ تعالی نے تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کو آنحضرت ﷺ کے اکرام کے لیے (بہ طور معجزہ) جمع فرمایا تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے یہاں پہنچ کر اذان دی، انبیا و رسل کی صفیں تیار ہو کر کھڑی ہوئیں، لیکن سب اس کا انتظار کر رہے تھے کہ نماز کون پڑھائے۔ جبرئیل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر آگے کر دیا۔

آپ ﷺ نے تمام انبیا و مرسلین اور ملائکہ کو نماز پڑھائی، یہاں تک عالم دنیا کی سیر تھی جو براق پر ہوئی، اس کے بعد آپ ﷺ کو مسجد اقصی سے آسمان پے لے جایا گیا۔ بعض روایات کے مطابق یہ آسمانی سفر بھی براق پر ہوا، مگر احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ

سفر براق پر نہیں ہوا، بلکہ بذریعہ معراج ہوا۔ معراج کے معنی: سیڑھی یا زینہ کے ہیں۔ زینہ کی آج کل بھی بہت سی قسمیں ہیں، ان میں ایک طریقہ لفٹ کا بھی ہے، اس کو بھی "زینہ" کہہ سکتے ہیں۔ وہ کس قسم کا زینہ تھا جس پر نبی کریم ﷺ آسمان تک پہنچے؛ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، کسی روایت میں منقول نہیں۔

سوال نمبر ۱۲۷: بیعت عقبہ اولیٰ کی وضاحت کریں۔

جواب: **بیعت عقبہ اولیٰ:** موسم حج میں نبی ﷺ ان قبائل کو اللہ تعالیٰ کا پیغام جا کر سناتے تھے جو دور دراز علاقوں سے حج اور بیت اللہ کی زیارت کے لئے آتے تھے، 10 نبوی میں حج کے دنوں میں ایک ٹیلے کے پاس مدینہ کے قبیلہ خزرج کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، نبی کریم ﷺ نے ان کو اسلام کی طرف دعوت دی، تو انہوں نے قبول کیا اور مسلمان ہوئے، یہ کل چھ لوگ تھے، اگلے سال حج کے موسم میں ۱۲ لوگ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر کے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی جس کو "بیعت عقبہ اولیٰ" کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۲۸: بیعت عقبہ ثانیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: **بیعت عقبہ ثانیہ:** ۱۲ نبوی کو مدینہ کے انصار میں سے بہتر (۷۲) لوگوں بمقام منیٰ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ملاقات کی اور اسلام قبول کیا۔ ان لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو مدینہ جانے کی دعوت دی جس پر آپ کے چچا حضرت عباسؓ (اس وقت مسلمان نہیں تھے) نے کہا کہ اگر آپ مرتے دم تک پیغمبر خدا کا ساتھ دینے کو تیار ہیں تو آپ لوگ تب اس کو مدینہ لے جائیں۔ انہوں نے کہا ہم تلواروں کی گود میں پلے ہیں، ہم آپ ﷺ کو کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی، تو مسلمانوں نے مکہ سے چوری چھپے مدینہ ہجرت شروع کی۔

سوال نمبر ۱۲۹: ہجرت مدینہ کے اسباب کیا تھے؟

جواب: ہجرت مدینہ کے اسباب درج ذیل تھے۔

۱۔ کفار کا توحید سے انکار اور بت پرستی پر اصرار

۲۔ قریش کی ایذا رسائی

۳۔ ہجرت حبشہ کا تجربہ

۴۔ مدینہ منورہ کی دفاعی حیثیت اچھی تھی۔

۵۔ کفار کا منصوبہ قتل (حضور ﷺ کا)

۶۔ ہجرت حکم خداوندی تھی۔

سوال نمبر ۱۳۰: ہجرت مدینہ کی ابتدا کیسی تھی؟

جواب: ہجرت مدینہ کی ابتدا: قریش کو جب اس بیعت کی خبر ہوئی تو ان کے غیظ کی انتہا نہ رہی، اور مسلمانوں کو ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا مشورہ دیا۔ صحابہؓ نے آہستہ آہستہ قریش سے خفیہ ایک ایک دو دو کرکے مکہ معظمہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دیا، یہاں تک مکہ میں آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ اور تھوڑے سے غیر مستطیع لوگوں کے علاوہ کوئی مسلمان باقی نہ رہا۔ صدیق اکبرؓ نے بھی ہجرت کا ارادہ کیا تھا، مگر آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ:

"ابھی ٹھہرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دے"

صدیق اکبرؓ اس کے انتظار میں رہے اور دو اونٹنیا اس سفر کے لیے مہیا کیں، ایک اپنے لیے اور دوسری آنحضرت ﷺ کے لئے (سیرت مغلطائی، ص: ۳۱)

سوال نمبر ۱۳۱: آپ ﷺ کے غار ثور کا قیام اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: **غار ثور کا قیام:** آپ ﷺ اس پہاڑ کے ایک غار میں جا کر ٹھہر گئے، ادھر یہ قریشی جوان صبح تک آپ ﷺ کے باہر تشریف لانے کا انتظار کرتے رہے، اور بالآخر یہ معلوم ہوا کہ وہاں آپ ﷺ کی جگہ علیؓ ہیں تو سخت پریشان ہوئے، اور چاروں طرف اپنے قاصد آپ ﷺ کی تلاش میں بھیجے، اور آپ ﷺ کے گرفتار کرنے پر سو اونٹ کا انعام مقرر کیا۔ بہت سے آدمی آپ ﷺ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے، اور بعض قیافہ شناس لوگ آپ ﷺ کے نشان قدم پر تلاش کرتے ہوئے ٹھیک اس غار کے کنارے پر پہنچ بھی گئے۔ کہ

اگر ذرا جھک کر دیکھتے تو صاف آپ ﷺ سامنے تھے۔ اس وقت صدیق اکبرؓ غمگین ہوئے۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ:
"گھبراؤ نہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے"۔
خدا کی قدرت کہ ان سب کی نظریں اس غار سے پھیر دی گئیں اور کسی نے جھک کر نہ دیکھا، بلکہ ان کے سب سے بڑے چالاک امیہ بن خلف نے کہا کہ یہاں ان کا ہونا ہی محال ہے، کیونکہ بحکم خداوندی اس غار کے دروازے پر رات رات میں مکڑی نے جالا تن دیا تھا، اور جنگل کے کبوترے نے گھونسلا بنا لیا تھا۔ آپ ﷺ اور صدیق اکبرؓ اس غار میں تین رات متواتر چھپے رہے، یہاں تک کہ تلاش کرنے والے مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ ان تینوں دنوں میں برابر صدیق اکبرؓ کے صاحبزادے عبداللہ رات کو خفیہ آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور صبح سے پہلے ہی مکہ پہنچ جاتے تھے۔ دن بھر کی خبریں سن کر راتوں کو آپ ﷺ کے سامنے بیان کرتے تھے، اور ان کی بہن اسماء بنت ابو بکرؓ ہر رات میں کھانا آپ ﷺ کے پاس پہنچاتی تھیں۔

سوال نمبر۱۳۲: آپ ﷺ غار ثور سے مدینہ کی طرف کب اور کیسے روانہ ہوئے؟

جواب: **غار ثور سے مدینہ کی طرف روانگی:** غار ثور کے قیام کے تیسرے دن ربیع الاول 1 ھ بروز پیر صدیق اکبرؓ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہؓ دونوں اونٹنیاں لے کر پہنچے، جو اسی سفر کے لیے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مہیا کی تھیں، اور ان کے ساتھ عبداللہ بن اریقط بھی پہنچے، جن کو راستہ بتلانے کے لیے اجرت دے کر ساتھ لے لیا تھا۔ آپ ﷺ ایک ناقہ پر سوار ہو گئے، اور صدیق اکبرؓ دوسری پر، حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے ساتھ عامر بن فہیرہؓ کو بھی خدمت کے لیے بٹھا لیا، اور عبداللہ بن اریقط آگے آگے راستہ دکھانے کے لیے چلے۔
(سیرت مغلطائی)

سوال نمبر۱۳۳: آپ ﷺ کے تعاقب میں سراقہ بن مالک نے کیا دیکھا؟

جواب: قریش کے قاصدوں میں سے سراقہ بن مالک جو آپ ﷺ کی تلاش میں پھر رہا تھا، یہاں تک پہنچ گیا، جب آپ ﷺ کے قریب آیا تو اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور سراقہ گر پڑا، مگر پھر سوار ہو کر آپ ﷺ کے پیچھے چلا۔ جب زیادہ قریب آگیا تو اس کے گھوڑے

کے چاروں پاؤں زمین کے خشک اور سخت ہونے کے باوجود گھٹنوں تک اندر اتر گئے اور سراقہ دوبارہ زمین پر گر پڑا۔ اب ہر چند گھوڑے کو نکالتا ہے مگر وہ نہیں نکلتا۔ مجبور ہو کر آپ ﷺ سے پناہ مانگی تو آپ ﷺ ٹھہر گئے، اور آپ ﷺ کی برکت سے گھوڑا وہاں سے نکل آیا۔ (سیرت مغلطائی)

جب گھوڑے کے پاؤں زمین سے نکلے تو پاؤں کی جگہ سے ایک دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیا، اس کو دیکھ کر سراقہ اور بھی زیادہ ششدر رہ گیا، اور نہایت عاجزی کے ساتھ آپ ﷺ کے سامنے توشہ اور موجودہ سامان اونٹ وغیرہ پیش کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس کو قبول نہ کیا، اور فرمایا کہ

"جب تم اسلام قبول نہیں کرتے تو ہم بھی تمہارے اونٹ وغیرہ قبول نہیں کرتے۔ پس اتنا کافی ہے کہ تم ہمارے حال کو کسی پر بیان نہ کرو"۔

سراقہ ادھر سے واپس ہوا اور جب تک آپ ﷺ کے متعلق خطرہ ہو سکتا تھا اس وقت تک کسی سے اس واقعے کا ذکر نہیں کیا۔ (حلبیہ: ۱۰/۴۳۶)

سوال نمبر ۱۳۴: ام معبد کے مکان پر حضور ﷺ کا کونسا معجزہ ظاہر ہوا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کا معجزہ: ام معبد اور ان کے خاوندؓ کا اسلام: راستے میں ایک عورت (ام معبد بنت خالد) کے مکان پر گزر ہوا، اور ان کی بکری جو بالکل دودھ نہ دیتی تھی، آپ ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیر دیا تھا تو وہ دودھ سے بھر گئے، جس کو آپ ﷺ نے بھی پیا، اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا، اور یہ برکت اسی طرح برابر جاری رہی۔ جب آپ ﷺ یہاں سے رخصت ہوئے تو ام معبد کا خاوند آیا اور بکری کے دودھ کے متعلق یہ عجیب واقعہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سبب پوچھا تو ام معبد نے کہا کہ

ایک نہایت شریف و کریم جوان آج ہمارے یہاں تھوڑی دیر کے لیے مہمان ہوئے تھے، یہ سب ان کے ہاتھ کی برکت ہے۔ خاوند یہ سن کر کہنے لگا: بخدا! یہ تو وہی مکہ والے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد ان دونوں نے بھی ہجرت کی، اور مدینہ پہنچ کر مسلمان ہو گئے۔

سوال نمبر ۱۳۵: آپ ﷺ کے نزول قبا کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: **نزول قبا:** جب آپ ﷺ قبا پہنچے، (یہ مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) انصار کو جب سے آپ ﷺ کے تشریف لے آنے کی خبر پہنچی تھی، روزانہ استقبال کے لیے بستی سے باہر آتے تھے۔ اس روز بھی حسب دستور انتظار کر کے واپس ہو گئے تھے کہ یکایک آواز سنی گئی کہ جن کا انتظار تھا وہ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ کو تشریف لاتے ہوئے دیکھ کر سب نے جوش مسرت سے استقبال کیا، اور آپ ﷺ کے رفقانے چودہ روز قبا میں قیام فرمایا۔ اس عرصے میں آپ ﷺ نے قبا میں ایک مسجد کی بنیاد ڈالی، اور یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو اسلام میں بنائی گئی۔

سوال نمبر ۱۳۶: آپ ﷺ مدینہ منورہ میں کب اور کیسے داخل ہوئے؟

جواب: ماہ ربیع الاول بروز جمعہ قبا سے رخصت ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف روانگی ہوئی، انصار مدینہ جوش مسرت سے آپ ﷺ کی سواری کے ارد گرد چل رہے تھے۔ ہر شخص کی دلی تمنا تھی کہ آپ ﷺ اس کے یہاں مقیم ہوں۔ عورتیں بچے خوشی کے ترانے پڑھ رہے تھے۔ آپ جس انصاری کا مکان راستے میں پڑتا ہے وہ التجا کرتا ہے کہ میرے غریب خانہ پر قیام فرمایئے، مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"تم اونٹنی کو اپنے حال پر چھوڑ دو، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے، جس جگہ اس کو ٹھہرنے کا حکم ہے وہاں جا کر خود ٹھہر جائے گی"۔

چنانچہ یہ اونٹنی اسی طرح چلتی رہی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی ننھیال بنی عدی بن نجار کے مکانات آگئے تو ابو ایوب انصاریؓ کے مکان کے سامنے جا کر اونٹنی بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ ابو ایوبؓ کے مکان پر مہمان ہوئے، اور ایک مدت تک انہیں کے مکان پر مقیم رہے۔

سوال نمبر ۱۳۶: مسجد نبوی کی تعمیر کیسے ہوئی۔

جواب: اس وقت مدینہ میں کوئی مسجد موجود نہیں تھی، جس جگہ موقعہ ملتا نماز ادا کی جاتی تھی، اس کے بعد وہ جگہ خریدی گئی جس جگہ ناقہ بیٹھی تھی، اس جگہ میں مسجد نبوی کی تعمیر کی گئی جس کی دیواریں کچی اینٹوں کی، ستون کھجور کے درخت کی لکڑی اور چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی، اور قبلے کا رخ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا، (جو اس وقت مسلمانوں کا قبلہ

تھا)۔ مسجد کے ساتھ دو حجرے بھی بنائے گئے، ایک حضرت عائشہؓ کے لیے اور دوسرا حضرت سودہؓ کے لیے۔

سوال نمبر ۱۳۷: مواخات سے کیا مراد ہے؟

جواب: مواخات کا معنی ہے بھائی چارہ، بھائی بھائی بنانا، انصار مدینہ کے دلوں میں مہاجرین مکہ کے لیے بہت عزت و احترام تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ یہ کل نوے (۹۰) لوگ تھے، جن میں سے آدھے انصار اور آدھے مہاجرین تھے۔ اسی طرح مسلمانوں کی معاشرتی زندگی شروع ہوئی اور ایک اسلامی معاشرہ بھی وجود میں آیا۔

سوال نمبر ۱۳۸: میثاق مدینہ سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے چند اہم نکات بیان کریں۔

جواب: میثاق: میثاق کا معنی ہے پکا وعدہ۔ ہجرت کے پہلے سال کا سب سے زیادہ قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ مدینہ کے تمام شہریوں کے درمیان جن میں یہودی مشرکین عرب وغیرہ شامل تھے ایک عہد نامہ مرتب فرمایا اس میں سب مدینے والوں سے وعدہ لیا گیا کہ مل کر مدینہ طیبہ کا اندرونی اور بیرونی دفاع کریں گے اور اہل مدینہ کی عزت و جان و مال کی حفاظت مل کر کریں گے اس کو میثاق مدینہ کہتے ہیں۔ یہ دنیا میں سب سے پہلے تحریری معاہدہ تھا جو کسی سربراہ مملکت کی طرف سے نافذ العمل کیا گیا۔

میثاق مدینہ کے اہم نکات:

۱۔ قصاص اور خون بہا کے جو طریقے قدیم زمانہ سے چلے آرہے ہیں وہ عدل اور انصاف کے ساتھ بدستور قائم رہیں گے۔

۲۔ ظلم و اثم و عدوان اور فساد کے مقابلہ میں سب متفق رہیں گے۔ اس بارے میں کسی کی راعیت نہ کی جائے گی اگرچہ وہ کسی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ جو یہود مسلمانوں کے تابع ہو کر رہیں گے ان کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہو گی۔ ان پر نہ کسی قسم کا ظلم ہو گا اور نہ ان کے مقابلہ میں ان کے دشمنوں کی کوئی مدد کی جائے گی۔

۴۔ کسی کافر اور مشرک کو یہ حق نہ ہو گا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں قریش کے کسی جان یا مال کو پناہ دے سکے۔

۵۔ بوقت جنگ یہود کو جان و مال سے مسلمانوں کا ساتھ دینا ہو گا مسلمانوں کے خلاف مدد کی اجازت نہ ہو گی۔

۶۔ مسلمان اگر کسی سے صلح کرنا چاہیں گے تو یہود کو بھی اس صلح میں شریک ہونا ضروری ہو گا۔

۷۔ جب کبھی کوئی جھگڑا یا باہمی اختلاف آئے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

غزوات نبوی ﷺ

سوال نمبر۱۳۹: جہاد کا لغوی معنی کیا ہے اور اسلام کا جہاد کس چیز کے خلاف ہے؟

جواب: جہاد کا لفظ جہد سے نکلا ہے اس کے معانی محنت اور کوشش کے ہیں۔ اور اسلام کا جہاد ظلم کے خلاف ہے۔

سوال نمبر۱۴۰: اسلام کا جہاد ظلم کے خلاف ہونے پر قرآنی آیات و احادیث پیش کیجئے۔

جواب: ''اور ان لوگوں سے لڑائی جاری رکھ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہو جائے'' (سورۃ البقرۃ: ۱۹۳)

دوسری آیت: ''ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی گئی جن سے جنگ کی جا رہی ہے اس بناء پر کہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے'' (سورۃ الحج: ۳۹)

حدیث: جہاد فساد کو دور کرنے کے لئے ہے۔ (الحدیث)

سوال نمبر۱۴۱: جہاد کی مختلف صورتیں لکھیں۔

جواب: جہاد باللسان (زبان سے جہاد)، جہاد بالقلم، جہاد بالفعل، جہاد بالسیف، جہاد بالمال وغیرہ

سوال نمبر۱۴۲: دفاعی اور اقدامی جنگ میں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے وضاحت کیجئے۔

جواب: دفاعی جنگ وہ جو اپنے ملک (سرزمین) میں رہ کر لڑی جائے اور اقدامی جنگ وہ جو دشمن پر اسی کے ملک میں جا کر لڑی جائے۔ دفاعی جنگ کی مثال غزوہ خندق، اور غزوہ احد، اور اقدامی جنگ کی مثال غزوہ بدر، غزوہ خیبر، غزوہ تبوک۔

سوال نمبر ۱۴۳: غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہے؟ اور غزوات کی تعداد کتنی ہیں۔

جواب: غزوہ وہ ہوتا ہے جس میں پیغمبر اسلام خود شریک ہو جنگ لڑی جائے یا نہ ہو جائے، اور سریہ وہ ہوتا ہے جس میں پیغمبر اسلام خود شریک نہ ہو۔

غزوات کی تعداد ستائس 27 صرف نو غزوات میں جنگ لڑی گئی، بدر، احد خندق، بنو قریظہ بنو المصطلق، خیبر، فتح مکہ حنین اور طائف

غزوہ بدر

سوال نمبر ۱۴۴: غزوہ بدر کس سنہ ہجری کو لڑی گئی؟ اور اس کا وجہ تسمیہ بتا دیجئے۔

جواب: غزوہ بدر رمضان المبارک 2ھ فروری 624ء کو پیش آئی۔ اور اس غزوے کو فرقان بھی کہتے ہیں یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والی۔

وجہ تسمیہ: جس جگہ جنگ لڑی گئی اس جگہ کا نام بدر بن حارث یا بدر بن کلدہ کے نام سے موسوم تھا اس لئے جنگ کا نام بھی اس نام سے موسوم ہوا۔

سوال نمبر ۱۴۵: جنگ بدر کے اسباب کیا تھے؟

جواب: (۱) کفار مکہ کو مسلمانوں اور پیغمبر اسلام کا مکہ سے صاف نکل جانا (۲) مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کی تعداد بڑھنا (۳) قریش کی طرف مدینہ کے چراگاہوں پر لوٹ مار کرنا (۴) منافقین اور یہود کی سازشیں (۵) ابوسفیان کے قافلے کو روکنے کے لئے مسلمانوں کو نکلنا۔

سوال نمبر ۱۴۶: مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ اور قریش کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرا (313) تھی۔ اور قریش کی ایک ہزار تھی۔

سوال نمبر ۱۴۷: پیغمبر اسلام قافلہ ابوسفیان کو کیوں روک رہا تھا؟

جواب: اس لئے کہ قافلہ ابوسفیان صرف مسلمانوں کو ختم کرنے کی نیت سے شام میں تجارت کے لئے گیا تھا تاکہ خوب کما کر اقتصادی حالت اور اسلحہ بڑھ جائے اور مسلمانوں کو مدینہ میں ختم کر دیا جائے۔

سوال نمبر۱۴۸: اللہ تعالیٰ کی مدد جنگ بدر میں کیسے ہوئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتے بھیج دے اور جہاں پیغمبر اسلام اترے تھے وہ زمین رگستان تھی اور قریش والی زمین چشموں کے قریب بھی تھی اور مٹیلی زمین تھی جو پاؤں دھسنے کا خطرہ نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسی رات بارش برسائی اور رگستانی زمین سخت ہوگئی مٹیلی زمین کیچڑ بن کر رہ گئی۔

سوال نمبر۱۴۹: مسلمانوں میں کتنے شہید ہوگئے اور قریش میں سے کتنے ہلاک ہوئے خاص کر سرداران قریش میں کون ہلاک ہوئے؟

جواب: مسلمانوں میں سے چودہ شہید ہوئے اور کفار تقریباً ستر (70) تک ہلاک ہوئے سرداران میں سے ابوجہل عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف اور ابو لہب مکہ میں خبر سن کر ہلاک ہوئے۔

سوال نمبر۱۵۰: جنگ بدر کے کیا نتائج مرتب ہوئیں؟

جواب: (۱) توکل اللہ پر ہو اسلحہ پر نہیں (۲) مسلمانوں کا حکمران قرآن اور سنت کا متحمل ہو، جیسے کہ عبداللہؓ بن ام مکتوم کو پیغمبر اسلام نے مدینہ کا حاکم بنایا (۳) اسلام میں جنگ ظلم اور باطل کو دور کرنے کے لئے ہے (۴) یہ جنگ اگلے سال احد کے لئے سبب بنی کیونکہ قریشی عورتیں اپنے شوہروں کو ہم بستری کرنے نہیں دیتی تھیں جب تک وہ جنگ بدر میں ہلاک ہونے والوں کا بدلہ نہ لیں (۵) جو شخص یا جماعت اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور ہوتی ہیں۔

غزوہ احد

سوال نمبر۱۵۱: غزوہ احد کب پیش آیا؟ اور غزوہ احد کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: غزوہ احد ہجرت سے اکتیس (۳۱) ماہ بعد پیش آیا۔ شوال ۳ھ کو۔

اسباب: (۱) غزوہ بدر میں قریش کی شکست (۲) قریش کی اقتصادی حالت کا بڑھ جانا (۳) سرداران قریش کا بدلہ لینا جو کہ بدر میں ہلاک ہوگئے تھے۔

سوال نمبر ۱۵۲: احد کہاں پر واقع ہے؟

جواب: احد مسجد نبوی سے تین یا چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جب قبیلے کی طرف پشت ہو تو احد کی پہاڑ نظر آتی ہیں۔

سوال نمبر ۱۵۳: مسلمانوں کی تعداد پہلے کتنی تھی اور بعد میں کم کیوں ہوئی؟

جواب: مسلمانوں کی تعداد منافقین سمیت پہلے ایک ہزار تھی بعد میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اپنی پارٹی کو واپس لے کر چلے گئے۔ تو سات سو مسلمان رہ گئے تھے۔

سوال نمبر ۱۵۴: جنگ احد کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب: پہلے تو مشرکین کو شکست ہوئی لیکن پیغمبر اسلام ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کو ایک پہاڑی کی چوٹی میں بٹھایا تھا اور ان پر عبداللہؓ بن جبیرؓ کو جرنیل (امیر) بنایا تھا۔ ان کو پیغمبر ﷺ نے نصیحت کی تھی کہ جب تک تم لوگوں کو ہمارا حکم نہ ہو اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ تو ان تیر اندازوں نے دیکھا کہ جنگ میں مشرکین مکہ کو مکمل شکست ہوئی اور مال غنیمت بکھرے پڑے ہیں۔ تو سب نے مال غنیمت کی طرف رخ کیا اچانک پیچھے سے خالد بن ولید نے جب کہ مسلمان نہیں ہوتے تھے حملہ کر دیا اور ان جانبازوں کو شہید کر دیا۔ اور مسلمانوں کی صفیں ٹوٹ گئی۔

سوال نمبر ۱۵۵: مسلمانوں کے علمبردار کون تھے؟

جواب: مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ نے اٹھایا۔ قبیلہ اوس کا جھنڈا حضرت اسید بن حضیرؓ نے اور قبیلہ خزرج کا جھنڈا حضرت حبابؓ بن منذر نے اٹھایا۔

سوال نمبر ۱۵۶: سید الشہد (شہیدوں کا سردار کون ہے) اور کس نے شہید کیا تھا؟

جواب: سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ ہے اس کو وحشی ابن حرب نے شہید کیا جو کہ بعد میں مسلمان ہوئے۔

سوال نمبر۱۵۷: جنگ کے بعد شہیدوں کو دفنانے کا وقت آیا تو پیغمبر اسلام ﷺ نے کونسی پیشن گوئی کی اور کیا خوشخبری سنائی؟

جواب: قریش نے جتنا نقصان ہمیں آج پہنچایا ایسا نقصان آئندہ کبھی نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیں گے (یعنی مکہ فتح کر لیں گے)

سوال نمبر۱۵۸: مسلمانوں میں سے کتنے شہید ہوئے؟

جواب: ستر مسلمان شہید ہوئے۔

سوال نمبر۱۵۹: جنگ احد کے نتائج لکھیں۔

جواب: (۱) ہر کام میں مشورہ لینا سنت ہے جیسے کہ پیغمبر ﷺ نے اپنی غزوات میں صحابہؓ سے لیا (۲) امیر جماعت یا ''اسلامی حکمران'' کی اطاعت واجب ورنہ شکست کھانا لازم ہو گا (۳) امیر جماعت کو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھنے والوں کا خیال لازمی ہے کیونکہ پیغمبر اسلام ﷺ نے اوس کے لئے انہی میں علمبردار مقرر کیا اور خزرج میں اپنا علمبردار مقرر کیا اور مہاجرین میں الگ علمبردار مقرر کیا (۴) اسلامی حکمران کو قرآن اور سنت پر عبور حاصل کرنا لازمی ہے کیونکہ تینوں علمبردار عالم تھے اور مدینہ کا حکمران عبداللہؓ بن ام مکتوم تھے جو کہ انصار کو قرآن سکھا رہا تھا۔

غزوہ احزاب یا خندق

سوال نمبر۱۶۰: غزوہ احزاب کب پیش آیا اس کے اسباب کیا تھے غزوے کا وجہ تسمیہ بھی لکھیں۔

جواب: یہ غزوہ ۵ھ کو پیش آیا۔

وجہ تسمیہ: احزاب جمع ہے حزب کا حزب کے معنی ہے جماعت، اس غزوے میں تمام کفار کی جماعت مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہوئے قبائل عرب اور قریش اور یہودی جو مدینہ میں آباد تھے جمع ہو گئے۔

اسباب: مدینہ کے یہودیوں میں سے بونضیر اور کفار مکہ نے پیغمبر اسلام ﷺ اور صحابہؓ کے خلاف سخت پروپیگنڈہ کر کے تمام عرب کو اس پر آمادہ کیا کہ ایک متحدہ حملہ مدینہ طیبہ پر کر کے اسلام اور مسلمانوں کا قلع قمع کر دیں۔

خندق کا معنی گھاٹی دراصل خندق کندہ کے لفظ سے بن گیا ہے، پھر عرب کے کلام میں داخل ہوا۔ کندہ فارسی کا لفظ ہے کیونکہ گھاٹی کھودنے کے لئے سلمان فارسیؓ نے مشورہ دیا تھا۔ اور سلمان فارسیؓ ایران کا باشندہ تھا اسی جنگ میں مدینہ کے اردگرد گھاٹی کھودی گئی۔

صلح حدیبیہ

سوال نمبر۱۶۱: صلح حدیبیہ کب پیش آیا اور اس کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: صلح حدیبیہ ۶ھ کو پیش آیا آنحضرت ﷺ نے ادائے عمرہ کا قصد کیا، پیغمبر ﷺ کے ساتھ صرف چودہ سو اہل ایمان کو یہ سعادت ملی۔

اسباب: (۱) مسلمان عمرہ کی نیت سے گئے (۲) ذوالحلیفہ پہنچ کر جب احرام باندھا گیا تو قریش کو پتہ چلا انہوں نے جنگ کی تیاری شروع کی۔ (۳) حضرت عثمان غنیؓ کا قتل کا افواہ مسلمانوں میں پھیل گیا رسول اللہ ﷺ نے قصاص لینے کا ارادہ کیا (۴) ادھر مسعود ثقفی نے قریش میں رعب ڈالا کہ میں نے فارس اور روم کے دربار دیکھے ہیں لیکن محمد ﷺ کے عقیدت مندوں جیسے میں نے کہی نہیں دیکھی جو کہ مسعود ثقفی قریش کا قاصد تھا۔

بیعت رضوان

سوال نمبر۱۶۲: بیعت رضوان سے کیا مراد ہے؟

جواب: بیعت رضوان سے مراد صلح کے موقع پر جب حضرت عثمان غنیؓ کے قتل کا افواہ پھیل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے قصاص لینے کی غرض سے صحابہؓ سے بیعت لے لی یہ بیعت ببول کی درخت کے نیچے ہوئی تمام صحابہؓ نے جان نثاری کی بیعت کی۔

دست مبارک پر دست رکھ دی۔

سوال نمبر۱۶۳: صلح حدیبیہ کے شرائط کیا تھی؟

جواب:

۱۔ یہ معاہدہ دس (۱۰) سال تک نافذ رہے گا اور اس مدت میں کوئی اس کی خلاف ورزی نہ کرے گا۔

۲۔ اس سال مسلمان مکہ میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے جائیں۔

۳۔ آئندہ سال اس شرط پر مسلمانوں کو عمرہ کی اجازت ہو گی کہ وہ معمولی حفاظتی ہتھیاروں کے علاوہ قطعاً مسلح نہ ہو۔

۴۔ آج سے دس سال تک ایک دوسرے کے درمیان امن کے ساتھ آمد و رفت جاری رہے گی۔

۵۔ اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر بھی مکہ سے مدینہ چلا آئے گا تو مسلمانوں کے ذمہ واپس کرنا ہو گا اور مسلمانوں میں سے کوئی شخص بخوشی مکہ آئے گا تو قریش اس کو واپس نہ کریں گے۔

۶۔ تمام قبائل آزاد ہیں پیغمبر اسلام ﷺ کے حلیف بنیں یا قریش کے، اس بارے میں کسی کو مجبور نہ کیا جائے گا۔